سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضؓ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم رینا سا بزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر رضؓ مصلح موعود

رجسٹرڈ نمبر ۷۷

خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

Digitized by Khilafat Library

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قیمت جو پیشگی لی جائیگی (رضہ)

قادیان دارالامان سے کارخانہ انوار احمدیہ ۱۲ کے ۲۱ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ❊ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۱۹ | موخرہ ۲۸ - اگست ۷ ستمبر ۱۹۱۵ء عیسوی | نمبر ۲۸ و ۲۹

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے۔ کہ قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور ہر ایک مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرے مگر آجکل بھی کلام نہیں۔ کہ تلاوت کی اصلی غرض علی ہے اور اعتقادی قوتوں کا نشو و نما اسوقت تک نہیں ہوتا جبتک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی قرآن کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اور اس میں بامحاورہ ترجمہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں۔ اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے۔ اور ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضروریات اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں۔ عاشق القرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے درس کے نوٹوں اور آپکی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغفور کی تحریروں اور ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کئے گئے ہیں۔ کیا آپ نے اب تک ان ملفوظات کو نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں۔ آئیں نور اور ہدایت ہے۔ ہدیہ فی پارہ عصر پارہ ۲۴ سے ۳۰ تک اور ۱۵-۱۶ شائع ہو چکے ہیں۔ اور سترھواں پارہ بھی خدا کے فضل سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے حسب معمول وہ بھی خریداران کے نام وی پی ہو گا۔ ہدیہ وہی عصر فی پارہ علاوہ محصول ڈاک قرآن کریم کے عاشق زار اس کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

سلک مروارید حصہ سوم سلک مروارید حصہ سوم بھی تین جزو تک چھپ گیا ہے۔ وہ بھی بہت جلد شائع ہونیوالا ہے۔ اس کے متعلق مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں پہلے دو حصے دو مرتبہ چھپکر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور قبولیت کا خراج حاصل کر چکے ہیں قیمت وہی ۴ر بالمحصولڈاک ہو گی۔ ممکن ہے کہ پارہ کے ساتھ روانہ ہو سکے۔

نوٹ:- جو صاحب پارہ یا سلک مروارید کا وی پی جبکی مجموعی قیمت عید ہو گی لینے کو تیار نہ ہوں۔ وہ براہ کرم اطلاع دیں

دفتر الحکم قادیان۔ دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی چھپکر شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا)

عہد فاروقی اور خلافت

فضل عمری

نمبر ۲

ان اقتباسات کو جو گذشتہ نمبر میں حضرت فضل عمر کی تقریر میں سے دئے ہیں۔ پڑھ کر بآسانی سمجھ میں آجاتا ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب نے اپنے کام اور مقصد کو پورے طور پر نہ صرف سمجھ لیا ہے۔ بلکہ اشاعت اسلام کے لئے آپ کو ایک خاص جوش عطا کیا گیا ہے جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ یہ جوش آج عہد خلافت ہی میں ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ بچپن کے زمانہ سے مختلف رنگوں میں اس نے ظہور کیا۔ تشحیذ الاذہان اسی جوش کا ایک معمولی کرشمہ ہے اس کے بعد انصار اللہ کی جماعت اور دعوت الی الخیر کی تحریکیں اسی ایک مقصد وحید کو لے کر کی گئی تھیں۔ اور الفضل کا اجرا بھی اسی خصوصیت پر مبنی تھا۔ لیکن عہد خلافت میں یہ جوش پورے طور پر ظاہر ہوگیا۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفہ ثانی منتخب ہوئے۔ اسوقت ولایت میں خواجہ کمال الدین صاحب کی مدد کے لئے ایک آدمی کی روانگی کا سوال درپیش تھا۔ حضرت خلیفہ اول کے آخری ایام زندگی میں یہ سوال آپکے سامنے جس ہوشیاری اور چابکدستی سے پیش کیا گیا۔ میں اس پر اسوقت بحث نہیں کروں گا بلکہ محض واقعات کے ذکر میں اتنا کہوں گا۔ کہ مولوی شیر علی صاحب کا انتخاب کرا لیا گیا تھا۔ بحالیکہ خواجہ صاحب مولوی صدرالدین صاحب کو لینا چاہتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول کے انتقال نے واقعات کی صورت بدل دی۔ خواجہ کمال الدین اور ان کے دوستوں نے بغاوت کی۔ اور مولوی شیر علی صاحب نے اطاعت اختیار کر کے بیعت کرلی۔ ادھر خواجہ صاحب کا یہ حال تھا۔ کہ وہ چوہدری فتح محمد صاحب کو جو اپنی سعادت اور نیکی میں قابل رشک نوجوان ہے اور علم و معرفت میں خواجہ صاحب سے بدرجہا بہتر ہے۔ کو کہہ چکے تھے۔ کہ جس دن تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ یہاں کروگے۔ تم اور میں ایک چھت کے نیچے جمع نہیں ہوسکتے۔ اور اس غریب کو یہاں تک مجبور کیا گیا۔ کہ اسے الٹی میٹم دیا۔ کہ تم اپنے باپ کو بھوکا وہ شیخ رحمت اللہ صاحب کے پاس تمہارا خرچ جمع کروائے۔ تاکہ یہاں سے تم کو روانہ کیا جاوے۔ اس خودغرضی اور بے مسافراری کی بھی کوئی حد ہے۔ اور پھر یہ کہ واقعات حضرت خلیفۃ المسیح نوس ہیں آنے پاویں ایک طرف وہاں سے ۱۰ م کی کثرت کا یہ اظہار کہ ایک اور آدمی طلب کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف وہاں سے ایک کام کے آدمی کو رخصت کرنے کی مخفی تدبیریں جاری ہیں۔ ان حالات میں چوہدری فتح محمد صاحب کو خواجہ سے الگ ہونا پڑا۔ بلکہ صاف الفاظ میں خواجہ نے اسے غریب الوطن سمجھ کر بیگ بستر و دگوش نکالدیا۔

حضرت خلیفۃ ثانی کے سامنے اپنی خلافت کی ابتدائی گھڑیوں میں جو عین مرکز خلافت میں خطرناک فتنہ کی گھڑیاں تھیں۔ اس گتھی کو سلجھانا پڑا۔ جس دانش اور تدبیر سے آپنے اس سوال کو حل کیا ہے مجھے اس پر کچھ بھی ریمارک کرنے کی ضرورت نہیں۔ گھر میں منکرین خلافت نے جو اسوقت تک انجمن کے قابض تھے خطرناک فتنہ برپا کر رکھا تھا۔ اور فنڈز کی یہ حالت کہ خزانہ خالی ہو رہا تھا۔ حضرت خلیفہ ثانی نے پورے استقلال اور خداداد تدبیر اور نصرت سے بہرہ اندوز ہوکر چوہدری فتح محمد کو ولایت میں احمدی سلسلہ کی تبلیغ کے لئے ہدایت کرکے مامور کردیا۔ اور ان کے اخراجات کی پوری سبیل کردی۔ چنانچہ آجتک کہ اس پر ڈیڑھ سال گذرنے کو آیا۔ چوہدری صاحب نہایت کامیابی کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور وہاں سے ایک اور نوجوان کو مشاہرہ دیکر اپنی مدد کے لئے کام پر لگالیا ہے اور ستمبر میں قاضی عبداللہ صاحب بی اے۔ بی ٹی ان کی مدد کے لئے جا رہے ہیں۔ لنڈن کی تبلیغ اور اشاعت کے نتائج سے احمدی قوم واقف ہے۔ جہاں خواجہ صاحب احمدیت کی تبلیغ سم قاتل سمجھتے تھے۔ وہاں اب احمدیت پھیل رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں کو انگریزی میں شائع کیا گیا ہے۔ اور بھی بعض ٹریکٹ شائع ہوچکے ہیں۔ اور اب وہ فرانسیسی زبان میں شائع ہو رہی ہیں۔ خواجہ صاحب جب ولایت سے آئے ہیں تو انھوں نے شائع کیا تھا۔ کہ اب جنگ کی وجہ سے لوگوں کی توجہ اور طرف ہو رہی ہے۔ گویا ان کے خیال میں اشاعت و تبلیغ کے لئے اب موقعہ نہیں۔ مگر واقعات نے بتایا ہے۔ کہ یہ محض ایک بہانہ تھا۔ ورنہ کام کرنے کے لئے جو وقت اب موزون ہے پہلے نہ تھا۔ کیونکہ جنگ کی وجہ سے ان قہری تجلیوں کی طرف لوگوں کی توجہ آسانی سے مبذول کرائی جاسکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے مامور و مرسل کی تائید کے لئے ظاہر فرمائی ہیں۔

میں کسی دوسرے وقت موازنہ کرکے دکھاؤں گا۔ کہ خواجہ صاحب اور چوہدری صاحب کے کام میں کیا امتیاز ہے۔ خواجہ صاحب نے قوم سے ہزاروں روپیہ لئے۔ جن کا کوئی حساب انھوں نے پیش نہیں کیا۔ مگر انہیں اتنی توفیق نہ ہوئی۔ کہ فرانسیسی میں چند سطریں ہی شائع کرتے۔ مگر حضرت فضل عمر کی ہدایات کے ماتحت جو کام ولایت میں ہو رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان خطبہ جمعہ کا فرانسیسی ترجمہ چھپکر عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ اور اس کے لئے قوم سے کوئی چندہ نہیں لیا گیا۔ اسکے یہ معنی نہیں کہ وہ کسی غیر کے روپیہ سے طبع ہو رہا ہے۔ بلکہ وہ احمدی جماعت کے ہی افراد کی ہمت کا نتیجہ ہے۔ مگر یہ صرف ان احمدیوں کی مالی قربانی اور ایثار کا ایک نمونہ ہے۔ جو اسوقت

تاج برطانیہ کی حمایت کیلئے میدان جنگ میں ہیں

یہ روح اس سے پہلے نظر نہیں آتی۔ ایک قوم کے افراد میدان جنگ میں ہیں اور وہاں انہیں اپنے مشاغل سے بہت ہی کم فرصت ملتی ہے۔ لیکن اس پاک روح کا اثر اور جذب دیکھو۔ کہ وہ وہاں اپنے فرض سے غافل نہیں۔

ولایتی تبلیغ کے علاوہ آپنے تبلیغ و اشاعت سلسلہ کا ایک خاص صیغہ قائم کیا ہے۔ اور وہ

تبلیغی خط و کتابت کا صیغہ ہے

یہ صیغہ ایک مستقل صیغہ بن گیا ہے۔ مختلف اطراف سے طالبان حق کے خطوط آتے ہیں۔ اور وہ اسلام کے متعلق اور سلسلہ کے متعلق خطوط بھیجتے اور ان کے جوابات یہاں سے دئے جاتے ہیں۔

محض اشاعت اسلام کے لئے حضرت فضل عمر نے ایک انجمن ترقی اسلام قائم کی۔ جس کے ماتحت مبلغین اور واعظین اندرون ملک اور بیرون ملک میں کام کر رہے ہیں۔

ہندوستان اور پنجاب میں تبلیغ جس طرح چر رہی ہے۔ اخبار بین دنیا اس سے ناواقف نہیں۔ مجھے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں صرف یہ کہنا ہے۔ کہ پشاور سے لے کر بنگال تک اور کشمیر سے لے کر راس کماری تک یہ سلسلہ مبلغین کا پھیلا ہوا ہے۔ اور جوق جوق لوگ سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

عوام کی تبلیغ کے علاوہ حضرت فضل عمر نے خواص اور رؤسا اور امراء کو تبلیغ کے لئے ایک جدید صورت پیدا کی۔ یہ سچ ہے۔ کہ عوام کی مجلسوں اور حلقوں میں رؤسا اور خواص نہیں آسکتے۔ اور ان کا بیشتر کیا کل حصہ اس بات سے محروم ہے۔ کہ کوئی وعظ حق ان کے پاس جاوے۔ اور ان کو وہ پیغام پہنچاوے۔ جسکو دیگر خدا تعالیٰ نے اپنا ایک نبی ہم میں نازل کیا۔ حضرت فضل عمر نے اس تبلیغ کا حق ادا کردیا

سلطان دکن اور دیگر رؤسا کے لئے ایک کتاب

تحفۃ الملوک

لکھی اور اپنے وفد کے ذریعہ اسے حضور نظام اور ریاست حیدرآباد کے قریباً کل عمائد رؤسا تک پہنچا دیا۔ اور ایک اور ریاست سے مراسلات کا سلسلہ جاری ہے۔

غرض جس طرح پر حضرت فاروق کے عہد میں اشاعت اسلام ہوئی اسی طرح پر یہاں اشاعت اسلام ہو رہی ہے۔ پھر حضرت فاروق کے عہد کا بڑا کارنامہ قرآن مجید کی حفاظت کا سوال ہے چنانچہ صاحب الفاروق کہتا ہے کہ۔

"اشاعت اسلام کے بعد اصول مذہب اور اعمال مذہبی کی ترویج تھی یعنی جن چیزوں پر اسلام کا مدار ہے۔ انکا محفوظ رکھنا اور ان کی اشاعت اور ترویج کرنی اس سلسلہ میں سب سے مقدم تھی۔ قرآن مجید کی حفاظت اور اسکی تعلیم و تدریس کا انتظام اور اس کی اشاعت کے لئے حضرت فاروق نے جو کوششیں کیں۔ انکی نسبت شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا ہے۔ (باقی آئندہ)

خواجہ کمال الدین صاحب کا
عذر گناہ بدتر از گناہ

اکنوں ہزار عذر بیاری گناہ را
مرشوے کردہ را نبود زیبے دختری)

خواجہ کمال الدین صاحب کے حرکات مذبوحی کے سلسلہ میں پہلا نمبر شائع ہوا تھا۔ کہ خواجہ صاحب کی انکشاف حقیقت میری نظر سے گذری۔ میں نے پسند کیا۔ کہ ضمناً خواجہ صاحب کے **عذر گناہ** پر بھی نظر کروں۔ جماعت کے ذی علم اور سمجھدار طبقہ کو مجھے کچھ بھی عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر ان لوگوں کو جو خواجہ صاحب جیسے پہلوان کے داؤ پیچ سے واقف نہیں۔) واقف کرنا ضروری ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنی پہلی چٹھی میں ایک دعویٰ کیا تھا کہ اسوقت مباحثہ میں زیادہ تر تین قسم کے اصحاب نے حصہ لیا ہے۔ "اولاً وہ جو حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں بالکل کم سن تھے۔" اسپر ہمارے اجانب جو اعلان خواجہ صاحب کی اس چٹھی کے جواب میں شائع کیا۔ اس میں ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ یہ حضرت **اولوالعزم** پر حملہ کیا گیا ہے۔ خواجہ صاحب اس سے اپنی **بریت** کرکے یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ انھوں نے حضرت **اولوالعزم** پر حملہ نہیں کیا۔ بلکہ مفتی صاحب کو خطاب کرکے کہا ہے "کہ مفتی صاحب میں یہ کہنا پسند نہیں کرتا۔ کہ آپ بھی لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔" چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ مفتی صاحب کو دھوکہ دینے کا الزام بھی دے رہے ہیں۔ اور پسند بھی نہیں کرتے میں اس لمبی بحث میں نہیں جانا چاہتا۔ مختصراً بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ خواجہ صاحب اپنے اس بیان میں **صریح دھوکہ** دے رہے ہیں۔ اور حق پسند قوم کو مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ ایک طرف تو وہ حضرت **اولوالعزم** پر خطرناک الزام غلط عقائد کی تعلیم کا دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف قوم کی ملامت سے بچنے کے لئے ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انپر بغوذ باللہ یہ غلط الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ انھوں نے حضرت کے جگر گوشہ کو تکلیف دی۔

خواجہ صاحب نے اپنے اس انکشاف میں حضرت صاحبزادہ صاحب پر نہایت گندے حملے کئے ہیں۔ اور باوجود ان حملوں کے وہ کہتے ہے کہ مجھ پر یہ الزام ہے۔ کیا خواجہ نے نہیں کہا۔ کہ

جماعت احمدیہ میں ان جدید عقائد پر تنازعہ ہو رہا ہے۔ جن کی تعلیم کی جرأت میاں محمود احمد صاحب کو غیر احمدی پبلک میں تو شاید نہیں۔ لیکن جن کی ترویج احمدی جماعت میں نہایت شد و مد سے **غالباً اس لئے کی جاتی ہوگی۔ کہ جب تک عقائد**

کا اختلاف نہو۔ جماعت میں باہمی منافرت نہیں پھیلتی"۔

خدا کے لئے غور کرو۔ کہ کیا صاف اور واضح الفاظ میں حضرت اولوالعزم کو عقائد کے اختلاف کا **معلم** قرار نہیں دیا اور وہ تعلیم بھی **جماعت میں منافرت کے اغراض** کے لئے۔ اس کا جواب بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا ہو۔

جماعت میں تفریق اور منافرت کا موجب تو وہ لوگ ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اول منافقانہ رنگ اختیار کیا۔ اور بعد میں کھلم کھلا اعلان جنگ کر دیا۔ اور جماعت کے **شیرازہ** کو منتشر کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کیا خواجہ صاحب کو اپنے جدید **علم ادب** کے انکشاف اور نکات یاد نہیں رہے جس میں انھوں نے **خلافت اور اختلاف** کے ایک مادہ کا ذکر کرکے

خلافت حقہ راشدہ کی توہین کی تھی

اور **خلافت** کو نعوذ باللہ اختلاف کا موجب قرار دے کر ضمناً اپنے ہمایوں کے اثر صحبت کا اظہار معناً حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی توہین ہے کیا۔

اسی طرح یہاں حضرت **اولوالعزم** کو تفرقہ زا بنایا۔ اور پھر گربہ مسکین بن کر احمدی قوم میں اپنی گئی ہوئی وجاہت کو قائم رکھنے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ **تو ہم پر الزام ہے**۔ تم پر الزام نہیں۔ تم نے نہ ایک مرتبہ بلکہ متعدد مرتبہ حضرت اولوالعزم ہی کی نہیں۔ بلکہ حضرت **مسیح موعود** علیہ السلام کی اور **اہل بیت** کی توہین کا ارتکاب کیا۔ اور کرتے ہو۔

احمدی جماعت ان شرمناک **مطاعن** کو بھول نہیں سکتی۔ جو حضرت **مسیح موعود** علیہ السلام کے کفن کے متعلق خواجہ صاحب نے سمندر پار سے بکھر کر شائع کئے تھے۔ کوئی اس ٹالرلیش کے **بت** اور صلیب کے مجسمہ سے پوچھے۔ کہ حضرت **اولوالعزم** کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف تعلیم دینے والا اپنے عقائد کو چھپانے والا اور جماعت میں منافرت پھیلانے کے لئے اختلاف عقائد کرنیوالا کہنا اگر توہین نہیں۔ اور جگر گوشہ رسول پر حملہ نہیں تو کیا وہ اس سے بھی بڑھ کر کچھ کہنا چاہتا ہے۔

جماعت ان ابلہ فریبیوں میں اب نہیں آسکتی۔ یہ راز زیادہ دیر کے لئے اب مخفی نہیں رہ سکتا۔ خواجہ صاحب نے جو عذر اس الزام کا کیا ہے۔ وہ مندرجہ بالا **اقتباس** کے ذریعہ باکمل عذر گناہ بدتر از گناہ ثابت ہوتا ہے تاہم جو جواب خواجہ صاحب نے دیا ہے۔ اس پر بھی نظر کرنی چاہئے۔ خواجہ صاحب کہتے ہیں۔

کہ مجھ پر یہ الزام ہے۔ اور میرے متعلق ایسا کہنا لوگوں کو دھوکا دینا ہے۔ کیوں؟ وہاں لکھا ہے۔

"شائد آپ نے ذیل کی عبارت کو نہیں پڑھا۔ اب پھر پڑھو اور خط کردہ فقرہ پر غور کرو۔ **فریقین کے سرکردوں کو چھوڑ کر بدقسمتی سے یہ بحث ایسے ہاتھوں** میں آرہی ہے۔ جو اس کے اہل نہ تھے۔ اور تماشا یہ ہے۔ کہ جن بزرگوں کا میں ذکر کرتا ہوں۔ وہ اسوقت مہر خاموشی منہ پر لگائے بیٹھے ہیں۔ اور حیرت و استعجاب سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے"

فریقین کے سرکردوں کے الفاظ کو خط کشیدہ کرکے خواجہ صاحب نے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرت اولوالعزم پر **کمسنی** اور کھیل کود میں مشغول رہنے کا الزام انھوں نے نہیں لگایا۔ بہت اچھا یہ جملہ جو خواجہ صاحب نے اپنے ڈیفنس میں پیش کیا۔ ان کی مزید حقیقت قلب کا انکشاف کرتا ہے۔ خواجہ صاحب کو معلوم ہے کہ احمدی جماعت کا **امام** ایک ہے۔ اور خواجہ صاحب نے جن بزرگوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کی **تخصیص** اور **تعیین** آپ نے آگے چلکر کردی ہے۔ کہ

"جن بزرگوں کا میں ذکر کرتا ہوں۔ وہ اسوقت مہر خاموشی منہ پر لگائے بیٹھے ہیں۔ اور حیرت و استعجاب سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے"

یہاں سرکردوں سے تو خواجہ صاحب کی مراد ان لوگوں سے ہے جو چپ چاپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور حیران ہیں۔ کہ کیا ہو رہا ہے میں ان بزرگوں کی تعیین نہیں کرتا۔ لیکن اتنا کہتا ہوں۔ کہ وہ کوئی اور لوگ ہیں۔ کیونکہ حضرت اولوالعزم تو خاموش نہیں۔ انھوں نے **القول الفصل** اور **حقیقت النبوۃ** جیسی کتابیں شائع کی ہیں۔ اور اپنے خطبوں اور وعظوں میں تعلیم و تلقین کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ پھر وہ تو خاموش نہیں۔ یہاں خاموش رہنے والے بزرگوں کا ذکر ہے۔ اور جس پیرایہ میں ذکر کیا ہے۔ وہ نہایت ہی **مذموم** اور **تحقیر افزا** ہے۔ خواجہ صاحب نے ان بزرگوں پر خواہ وہ کوئی بھی ہوں۔ ایسا خطرناک الزام لگایا ہے۔ اور ایسی گندی گالی دی ہے۔ کہ خواجہ صاحب

بازی بازی باریش بابا ہم بازی

کے مصداق ہو گئے ہیں۔ حق کے اخفا کا ان کو مجرم قرار دیا ہے اور ساکت **عن الحق** کہہ کر معناً جو کچھ کہا ہے۔ میں اس کے اظہار سے ڈرتا ہوں۔ ایسی گندی گالیاں دے کر یہ شخص اپنے نامعقول اور قابل نفرین الزامات سے **بریت** چاہتا ہے۔ حالانکہ یہی عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔

یہاں تک تو میں نے خواجہ صاحب کے ایک عذر کا جواب دیا ہے

اور کہا یا ہے۔ کہ یہ شخص کسی پر تخبط من الشیطان کا مصداق ہو کر بے سروپا باتیں کرتا ہے۔ اب میں اس کی حرکات مذبوحی کے سلسلے میں ایک بات لکھ کر آج کا آرٹیکل ختم کر دیتا ہوں۔

خواجہ صاحب کا حملہ جماعت پر

لوگ خواجہ صاحب کی مغالطہ افزا تحریروں کو غور سے پڑھیں تو ان میں ہی اس حقیقت کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ خواجہ صاحب نے کہنے کو تو شہادت طلب کی ہے مگر خواجہ صاحب کے نزدیک جماعت میں ایک آدمی بھی قابل اعتماد نہیں۔

خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی جو توہین کی ہے وہ میں پچھلے نمبر میں دکھا چکا ہوں۔ اور حضرت اولوالعزم جو حملہ کیا ہے۔ وہ عیاں ہے۔ میں اب یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ خواجہ صاحب کے نزدیک جماعت میں ایک بھی آدمی قابل اعتماد نہیں۔ نہایت غور سے خواجہ صاحب کے ان الفاظ کو پڑھو۔

"اسوقت مباحث میں زیادہ تر تین قسم کے اصحاب نے حصہ لیا ہے۔ اولاً وہ جو حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں بالکل کمسن تھے۔ جو ہمارے ہاتھوں پیدا ہوئے۔ اور غالباً حضرت کی وفات کے بعد سن رشد کو پہنچے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی زندگی میں ان نو عمروں کے دن کھیل کود کے لئے زیادہ موزوں تھے۔ اور یہ اسی میں رہے۔ ان کو بہت ہی کم موقعہ حضرت کی مجلس میں بیٹھنے کا ملا۔ اگر کبھی بطور شغل حضرت کی مجلس میں بیٹھ بھی گئے۔ تو بھی عقل کی پختگی یہاں تک نہ پہنچی تھی کہ وہ حضرت کے منشاء کو ابھی سمجھ سکتے"۔

یہ قسم اول ہے۔ قطع نظر اس بحث کے کہ یہ کن پر حملہ ہے۔ اور کیوں اتنا مطلب تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ لوگ بالفاظ خواجہ نہ قابل شہادت ہیں۔ اور نہ انھوں نے حضرت کے منشاء کو سمجھا۔

دوسرے گروہ کے متعلق لکھا۔ "ثانیاً وہ اصحاب ہیں۔ جنھوں نے نہ حضرت اقدس کو دیکھا۔ نہ ان سے فیض صحبت حاصل کیا۔ وہ حضرت اعلیٰ کے وصال کے بعد بدقسمتی سے ان ایام میں داخل بیعت ہوئے جب تنازعات شروع ہو چکے تھے۔ اور ریشہ دوانیاں جاری تھیں"۔

یہ دوسری قسم کے لوگ بھی بالفاظ خواجہ قابل اعتماد نہیں۔ کیونکہ انھوں نے نہ حضرت کو دیکھا۔ نہ آپ سے کچھ سنا۔ اب تیسرے گروہ کا حال سنو۔ وہ لکھتے ہیں

تیسرا گروہ اس کا تشنس رکھنے والا گروہ ہے۔ ان میں سے وہ بعض حضرت کی صحبت میں برسوں بیٹھے۔ انھوں نے جو کچھ حضرت صاحب سے سیکھا۔ وہ تو درحقیقت اعلیٰ کی زندگی ہی میں شائع کیا۔ انکی تحریریں بھی موجود ہیں۔ ان میں سے بعض نے مستقل کتابیں عالی حضرت کے وصال کے بعد بھی لکھیں۔

آج یہی لوگ اپنی تحریروں کے خلاف عقائد تبلیغ کر رہے ہیں۔

بعض ایسے بھی ہیں جو ایک وقت فیر احمدیوں کے اعتراضات پر جن باتوں کی تردید کرتے وہی باتیں آج وہ تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان سے ہمارا خطاب پہلے تھا نہ اب ہے۔ ہم ان کو خدا کے سپرد کرتے ہیں"۔

اب ناظرین غور کریں اور خوب غور کریں۔ کیا خواجہ صاحب نے جماعت کی تقسیم تین حصوں میں کر کے

سب کو بے اعتبار نہیں کر دیا

خواجہ صاحب کی قلم سے نہ حضرت اقدس محفوظ رہے نہ اہل بیت اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح اور نہ جماعت۔ صاف ظاہر ہے کہ تین ہی قسم کے لوگ جماعت میں انھوں نے قرار دئے ہیں۔ اور چوتھا گروہ سرکردہ لوگوں کا ان کے خیال کے موافق جماعت کو نعوذ باللہ گمراہ ہوتے دیکھتا ہے اور خاموش ہے۔

اے بزرگو! اور قوم کے دانشمند لوگو! خدا کے لئے غور کرو۔ اور سوچو۔ کہ پھر حضرت مسیح موعود کی جماعت کی جب یہ حالت ہے۔ تو خواجہ صاحب کی طلبیدہ شہادت کیا دن دکھیگی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہنے والوں کی ایک جماعت ہی اس قابل ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اظہار حق کرے۔ مگر بقول خواجہ صاحب ان لوگوں سے نہ پہلے خطاب تھا۔ نہ اب ہے انھوں نے اپنی پہلی تحریروں کے خلاف کیا۔ جماعت کی اس ہتک اور توہین کی بھی کوئی انتہا ہے؟

اسطرح پر جماعت کی ہتک یہ لوگ عرصہ سے کر رہے ہیں۔ اور دوسروں پر الزام دیتے ہیں۔ اس قسم کی مغالطہ افزا تحریروں اور تقریروں سے جماعت کو گمراہ کرنے کی بیسود کوشش خواجہ صاحب کر رہے ہیں مگر وہ دیکھیں گے۔ کہ

ہمیشہ کی طرح وہ ان میں ناکام رہیں گے

خواجہ صاحب اپنے مغالطہ افزا تحریروں سے چاہتے ہیں کہ ایک حق پسند قوم کو گمراہ کریں۔ مگر انھوں نے اور ان کے امثال اور رفقاء نے دیکھ لیا ہے۔ کہ اسوقت تک وہ اپنی ان تدبیروں میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ بلکہ ہر موقعہ پر انھوں نے سخت ندامت اور ذلت اٹھائی ہے۔ اور آئندہ انھیں پتہ لگ جائیگا۔

وہ بارہا یہ ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ قوم کی حالت بدل گئی ہے اور کوئی ان کی بات نہیں سنتا۔ کیا یہ تنبیہ انھیں کافی نہیں ہے

(باقی آئندہ)

ایک اور مبلغ لنڈن میں

ابھی کل کی بات ہے۔ کہ جزیرہ ماریشس کو ایک مبلغ حضرت خلیفہ ثانی نے روانہ کیا تھا۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اس کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔ اپنے قیام کولمبو میں اسے وہاں ایک باقاعدہ جماعت بنانے میں کامیابی ہوئی۔ اور ماریشس جانے پر وہاں بھی احمدی جماعت قائم ہو گئی۔ ایسی جماعت جو مخلص احمدیوں کی جماعت ہے۔ جس نے ماہوار چندوں کا بھی انتظام کیا۔ اب دوسرا مبلغ لنڈن کو روانہ کیا جا رہا ہے یہ خبر پہلے سے شائع ہو چکی ہے۔ کہ وہ نوجوان جس کے حصہ میں اس خدمت کی سعادت آئی ہے۔ قاضی عبداللہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہے۔

لنڈن میں تبلیغ سلسلہ کا کام چوہدری فتح محمدؐ صاحب کے سپرد کیا گیا تھا۔ وہ فتح محمدؐ جس کو خواجہ صاحب نے کہا تھا۔ کہ اگر تم حضرت صاحب کا نام لو گے۔ تو تم اور میں ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتے وہ فتح محمدؐ جس کو خواجہ صاحب نے کہا تھا۔ کہ اپنے والد کو لکھو۔ کہ تمہارا سفر خرچ شیخ رحمت اللہ صاحب کی دکان پر جمع کرا دیں۔ اور نہ ماردیں۔ تو تم کو یہاں سے واپس ہندوستان بھیجدیا جاوے

وہ فتح محمدؐ جسکو خواجہ صاحب نے بیکار محض قرار دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کے فضل کا نشان ہے۔ کہ آج وہ لنڈن میں ایک کامیاب احمدی مبلغ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ اور کام کی وسعت نے اسے وہاں ایک یورپین کی خدمات لینے پر مجبور کیا۔ اور حضرت خلیفہ ثانی اس کا ہاتھ بٹانے کے لئے دوسرا مبلغ کو بھیج رہے ہیں چوہدری فتح محمدؐ صاحب کی کامیابی کلیتہً حضرت خلیفہ ثانی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس لئے کہ چوہدری صاحب زبانہ سازی اور زبان کی چالاکیوں سے محض عاری ہیں۔ اور اسی لئے خواجہ صاحب کے کام کے نہ تھے۔ خواجہ صاحب نے ان کی ناقابلیت اور بیماری کا خوب اعلان کیا۔ بلکہ اپنے ایک مضمون میں یہ بھی ظاہر کیا کہ میاں صاحب نے چوہدری فتح محمدؐ کو علیحدہ کر کے اچھا نہیں کیا۔ (حالانکہ آپ چوہدری فتح محمدؐ کو وہاں سے نکال دینا چاہتا تھا) اور اس حالت میں اب چوہدری فتح محمدؐ صاحب کی کامیابی محض ایک خرق عادت نہیں تو کیا ہے؟

خواجہ صاحب نے یہ بھی ظاہر کیا تھا۔ کہ چالیس برس سے کم عمر کا مبلغ آنا چاہئے۔ اور اپنے اس معیار کے خلاف مولوی صدرالدین صاحب کو وہاں بلایا۔ مجھے اس سے بحث نہیں۔ کہ خواجہ صاحب اور ان کے دوستوں کا انتخاب کس حد تک عمر کے لحاظ سے موزوں ہے۔ اور نہ مجھے ان امور کے تذکرہ کی حاجت ہے۔ بلکہ مجھے یہ ظاہر کرنا ہے کہ چوہدری فتح محمدؐ صاحب کے اعلیٰ درجہ کے نیک نمونہ کے جو خطوط آ رہے ہیں

اور خواجہ صاحب کی مکرم مسز ابراہیم نے بھی جسکی تعریف کی ہے وہ بھی ایک اعجازی بات ہے۔

حضرت خلیفہ ثانی نے جو دوسرا مبلغ تجویز کیا ہے۔ وہ بھی ایک نوجوان اور مدرسہ تعلیم الاسلام کا **فرزند** ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ یہ **انتخاب** بھی بابرکت ہوگا۔

حضرت خلیفہ ثانی نے خدا تعالیٰ پر توکل کا عجیب نمونہ دکھایا ہے۔ اگر محض اسباب پر بھروسہ ہوتا۔ تو شائد قاضی **عبداللہ** کی جگہ کوئی گرم وسرد روزگار چشیدہ بزرگ بھی مل جاتا۔ مگر جس نوجوان کو یہ جوان ہمت بھیج رہے ہے۔ اسے شائد پہلی مرتبہ لنڈن ہی میں تبلیغ واشاعت کے لئے زبان کھولنے کا اتفاق ہوگا۔ حضرت خلیفہ ثانی فرمایا کرتے ہیں۔ کہ یہ ہمارا کام نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ آپ ان لوگوں کو ہر قسم کی طاقت دیگا۔

غرض قاضی عبداللہ جو اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ایک دیندار نوجوان کے رنگ میں دیکھا گیا ہے۔ اور قادیان کی سرزمین میں بچے سے جوان ہوا۔ اس پاک مقصد پر روانہ کیا گیا ہے۔ جماعت کو اپنے اس نوجوان کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ جماعت کے فرض اور ذمہ واری میں اور اضافہ ہوگیا ہے۔ لنڈن مشن کا خرچ اب پہلے سے دوگنا ہوگیا ہے۔ اور قاضی صاحب کو روانہ کرنے کے لئے ابتدائی اخراجات اور سفر خرچ کا بوجھ مزید براں ہے۔ یہ وقت پوری قربانی اور ایثار کا ہے۔ اور جماعت اس امر کی محتاج نہیں کہ بار بار اسے تحریکیں کی جائیں۔ لنڈن مشن کے لئے کم از کم **ایکہزار** روپیہ ماہوار چاہئے۔ اور ابھی حضرت خلیفہ ثانی دو اور مبلغ مختلف اطراف میں بھیجنے کے لئے طیار ہیں۔ اس لئے جماعت کو اس کے لئے فکر کرنا چاہئے

یدخلون فی دین اللہ افواجا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ وحی نازل ہوئی تھی۔ اسوقت کوئی شخص یہ خیال بھی نہ کرسکتا تھا۔ کہ کوئی ایسا وقت بھی جماعت پر آجائیگا۔ جبکہ فوج در فوج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے لیکن واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ خدا کی باتیں کسطرح پوری ہو رہی ہیں مولوی سید **عبدالواحد** صاحب برمن بڑیہ کے ذریعہ جماعتوں کی جماعتیں اس سلسلہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ اور ابھی کشمیر سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں ایک **پورا گاؤں** حضرت **خلیفہ ثانی** کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوا ہے۔

ادھر **پائیونیر** میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ کنانور (مالابار) میں احمدی جماعت کی تعداد تین ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ وہاں احمدی جماعت کے بعض لوگوں کو سخت دکھ دیا گیا۔ اور انہیں ہر طرح سے تکلیف پہنچائی گئی۔ ایک ان میں سے ہسپتال میں پڑا ہے۔ اور ایک انہی جانستان تکلیفوں میں شہید ہوگیا۔ ان کی تکالیف اور مصیبتیں اب بار ور ہو رہی ہیں۔ وہاں کی مسلمان جماعت کو ایک دھکا لگا ہے۔ ان احمدیوں کے حوصلہ اور برداشت نے لوگوں کو سلسلہ کی طرف متوجہ کردیا ہے۔ اور جماعتوں کی جماعتیں سلسلہ میں داخل ہو رہی ہیں۔ فی الحقیقت ایسا ہی ہونا چاہئے تھا وہ نفوس جنھوں نے سلسلہ سے علیحدگی اختیار کی۔ ان کے بدلہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق ایک قوم کو لانا تھا۔

ہر روز جسطرح خطوط بیعت آرہے ہیں۔ کاش وہ دیکھتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل کی بارش کسطرح ہو رہی ہے۔ سچ ہے۔

وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناس
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس

قادیان اور بٹالہ کی سڑک

قادیان کی مقامی ضرورتوں پر احکم کو خصوصیت سے لکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور یہ خدا کے فضل کی بات ہے۔ کہ اس کی تحریکیں عموماً کامیاب ہوئی ہیں۔

قادیان اور بٹالہ کی سڑک کا معاملہ اب جماعت احمدیہ میں خصوصیت سے محسوس ہو رہا ہے۔ مختلف جگہ کی جماعتیں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کو لکھ رہی ہیں۔ اور یہاں ان کی درخواستوں کی نقول صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں آرہی ہیں کہ صدر انجمن بھی اس پر توجہ کرے۔ اور مقامی افسران کو متوجہ کرے ؛

قادیان اور بٹالہ کی سڑک کے پختہ کئے جانے کا سوال ایک عرصہ سے مقامی حکام کے سامنے ہے۔ بلکہ میجر ایلیٹ صاحب بہادر سابق ڈپٹی کمشنر اس کو گونہ طے کرگئے تھے۔ اور اپنے قیام کے لئے ایک یادداشت چھوڑ گئے تھے۔ ہمارے موجودہ **ڈپٹی کمشنر** بہادر کو بھی خصوصیت سے توجہ ہے اور سڑک پر مٹی ڈالنے کا کام شروع ہوگیا ہے۔ ایڈیٹر الحکم نے ایک ملاقات میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو توجہ دلائی تھی۔ کہ جو مٹی ڈالی گئی ہے۔ وہ چونکہ سڑک ہی میں سے کھود کر ڈال دی گئی ہے۔ اسکی وجہ سے سڑک کی حالت نہایت خطرناک ہوگئی ہے۔ اور اکثر یکوں کے الٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جس حصہ میں مٹی ڈالی گئی ہے۔ اس پر تو یکہ قطعاً چل نہیں سکتا۔ اور جو حصہ باقی رہ گیا ہے وہ خراب اور شکستہ حالت میں ہے۔ جس میں گڑھے پڑے ہوئے ہیں اگر اس پر جلد توجہ نہ کی گئی۔ تو اندیشہ ہے۔ کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی طبیعت معاملہ فہم واقع ہوئی ہے۔ اور رفاہ عام کاموں میں پوری مستعدی سے کام لیتے ہیں اس لئے جسقدر جلد ممکن ہو۔ اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں گے ؛

قاضی عبداللہ صاحب کی روانگی

۶ ستمبر کو بعد نماز ظہر ٹھیک ۳ بجے حضرت **خلیفہ ثانی** قاضی عبداللہ صاحب کو روانہ کرنے کے لئے نکلے۔ اور سڑک جو کنواں آتا ہے وہاں تک مشایعت کے لئے تشریف لے گئے۔ قادیان کی مقیم جماعت آپکے ہمراہ تھی۔ آپ نے قاضی صاحب کو اپنے ہاتھ سے نصائح لکھ کر دیں۔ جو نہایت قیمتی اور قابل قدر ہیں۔ وہ انشاء اللہ العزیز جلد شائع ہوجائینگی۔ حضرت خلیفہ ثانی نے ان نصائح میں کام کرنے کے عملی طریق اور **توکل علی اللہ** اور دعاؤں پر زور دینے اور **کفایت شعاری** اور سادگی کی تعلیم دی ہے۔ اور سب بڑھ کر وہاں گورنمنٹ برطانیہ کی ہواخواہی اور ایسے لوگوں سے الگ رہنے کی ہدایت کی ہے جو آزادی کا بے جا استعمال کرتے ہیں۔ آپنے مشکلات پر غالب آنے کے اصول بھی بتائے ہیں۔ غرض وہ نصائح پڑھ کر معلوم ہوگا۔ کہ جو لوگ **خلیفہ ثانی** کو بچہ کہتے ہیں ان کی وہم میں بھی وہ باتیں نہیں آسکتیں۔ اور اگر ان نصائح سے کوئی اندازہ کرے تو اسے معلوم ہوگا۔ کہ ہدایات دینے والا بڑا مدبر۔ خدا پرست۔ متوکل دعاؤں کا عادی اور مختلف طبقوں میں طریق تبلیغ کا تجربہ کار ہے۔ زبانی بھی آپ ہدایات دیتے گئے۔ اور وہاں پہنچکر آپنے ایک لمبی دعا کی اور قاضی صاحب کو رخصت کرکے واپس آئے۔ **مومن** کے ایمان بڑھانے کیلئے ہر بات ایک معرفت کا نکتہ ہوتی ہے اور ظالم مفرض کے نزدیک وہی ٹھوکر کا پتھر۔ جب قادیان سے نکلے تو سخت دھوپ تھی ماسٹر عبدالرحیم صاحب نے کہا۔ کہ حضرت صاحب کے ساتھ ایک بادل ہوا کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا اور سڑک تک جانے اور واپس آنے تک وہ رہا۔ مزا نظام الدین صاحب کے باغ کے پاس پہنچے تو دھوپ نکل آئی غرض حضرت نے بڑی محبت اور دعاؤں کے ساتھ اپنے خادم کو روانہ کیا ہے۔ امرتسر میں عبدالرحمن صاحب قادیانی اور ماسٹر عبدالرحیم صاحب بھی ہمراہ گئے جو قت یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھ میں ہوگا ہمارا عزیز مبلغ کو ریل لئے جاتی ہوگی۔ وہ مدراس سے سیلون جائیں گے۔ اور وہاں سے لنڈن۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔ آمین

احمدی قوم ایک زندہ قوم ہے

کسی قوم کی زندگی اور موت کا سوال ایک عجیب سوال ہے۔ اور یہ اسوقت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ اس قوم کے افراد اپنے اندر زندگی کی روح نہ رکھتے ہوں۔ ان کی حس بالکل مر نہ چکی ہوں۔ اور وہ محسوس نہ کر سکیں۔ کہ ان کی رفتار کیسی ہے۔

لیکن جو قوم کہ اپنے اندر ایسی رو رکھتی ہو۔ جو خود زندہ ہو اور وہ اپنی قوم کی حالت کا بخوبی اندازہ لگا سکیں کہ وہ کس رفتار پر ہے۔ اس کی چال میں کوئی فرق تو نہیں آیا وہ قوم بیشک ایک زندہ قوم ہوتی ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ زندہ لوگ ایک گاڑی کو جس کے پرزے اگرچہ کہنہ اور زنگ آلودہ ہوں کھینچ سکتے ہیں۔ اگرچہ تعداد میں کم کیوں نہ ہوں۔ مگر مردے اگر ہزار بھی ایک ایسی گاڑی کے پاس پڑے ہوئے ہوں۔ جو کہ ایک ذرا سا دھکا دینے سے خود بخود چل سکتی ہے۔ تو بھی نہیں چلا سکتے

پس کسی قوم کی زندگی اس کے زندہ افراد سے ہی ثابت ہو سکتی ہے۔ ورنہ ہزاروں قومیں دعویٰ کرتی ہیں۔ اور میں نہیں کہ سکتا کہ وہ دعوے اپنی جگہ صحیح ہے یا نہیں۔ مگر یہ تب ہو سکتا ہے جبکہ ان لوگوں میں کوئی خاص ممتاز شخص ہو جو کہ اس کے پرزوں کا واقف ہو۔ اور وہ جب اپنے مددگاروں کو بلائے وہ لبیک کہتے ہوئے چلے آئیں۔ وہ اس گاڑی کو جس کا نام قوم ہے تمام خطروں سے بچا لیں۔ اور اگر ان کے علم سے باہر کوئی خطرہ ہو۔ تو فوراً اس مدرسے جہاں اس نے تعلیم پائی۔ پوچھ لیں۔ احمدی قوم نے ایک ایسے چہرے کو دیکھا ہوا ہے جو کہ واقع ہی ناخدا تھا۔ اور خطروں سے بچاتا تھا۔ اور جبکہ اس کی طاقت سے باہر کوئی مصیبت آتی۔ تو وہ خود اپنے اس مدرسے جو کہ اسی علم کا تھا۔ پوچھتا۔ اس نے جب لوگوں کو پکارا۔ کہ قوم کی گاڑی کے پرزے کمزور ہوتے ہیں۔ آؤ درست کر لیں۔ فوراً لوگوں نے لبیک کہی۔ اسلام کی کشتی بالکل ڈوب چکی تھی۔ اسے نکالا۔ اور اسلام کی وہ مدد کی۔ کہ اسلام پھر نئے سرے سے زندہ ہو گیا۔ اور اسلام کے سوکھے ہوئے باغ کو ہرا کر دیا۔ اور وہ لوگ پیدا کر دیئے۔ جو کہ کام کے ماہر ہو گئے۔ اور ہمیشہ بانے پر اٹھے ہیں۔ کون حکم ہے جو اس نے دیا۔ اور اس زندہ قوم نے نہ سنا۔ اور لبیک نہ کہا۔ ہمیشہ جدھر اس کو بلایا گیا۔ یہ آئے۔ اور دوڑتے ہوئے آئے ؎

اے زندہ قوم سن! زندہ قومیں ہمیشہ اپنے نشانوں کو ضائع نہیں ہونے دیتیں وہ بڑے زور شور سے ان کی حفاظت کرتی ہیں۔ تو ہی تو ایک زندہ قوم ہے۔ تجھ کو ان کاموں کی حفاظت بڑے زور سے کرنی چاہئے۔

دیکھ! اسلام کو اگر زندہ کیا۔ تو کس نے۔ قوم کے رہنما نے۔ جو خدا کی طرف سے آیا۔ پس یہ اس کا نشان ہے اور جبتک ہم اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ زندہ ہیں۔ اور جب ہم نے اس کی حفاظت چھوڑ دی۔ سمجھ لینا کہ ہم خود نہیں ہیں۔ اسلام کو توڑنے کے لئے تمام دنیا کے لوگ کوشش کر رہے ہیں۔ غیر قومیں ہیں۔ تو آج ان کا نشانہ اسلام ہو رہا ہے۔

اور اگر کوئی بدبخت ہم سے جدا ہوتا ہے۔ تو اس کا نشانہ بھی اسلام ہی ہے۔ پس خوب یاد رکھو۔ ہمارا سب سے بڑا اگر کوئی قلعہ ہے۔ اور اگر کوئی چیز ہمارے پاس ہے۔ تو وہ اسلام ہے۔ دشمن اس پر حملہ کرتا ہے پس بے خبر مت ہو۔ کہ وہ مضبوط ہے۔

بلکہ اے زندہ قوم! اٹھ اور تیار ہو کر کمر ہمت باندھ لے۔ اور وہ جو کہ آج اسلام کے خلاف ہیں۔ ان کو بتا دیا جاوے۔ کہ اسلام زندہ ہے۔ اس کے لئے ہم کو ضرورت ہے۔ کہ ہم ایسے مبلغ تیار کریں۔ جو کہ ان تمام باطل کے بتوں کو توڑ دیں۔ جو کہ اسلام پر حملہ کرتے ہیں۔

پس ہمارے لئے ایسے مبلغین کی از حد ضرورت ہے۔ جو کہ دوسرے مذاہب کو جڑ سے اکھاڑ دیں۔

اے قوم دیکھ! اس مسیح کا پاک بیٹا فضل عمرؓ کے نام سے ہم میں کھڑا ہوا ہے۔ اس نے اپنے باپ کے نام کو چلایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی مدد کی۔ اور آج باپ کے بعد وہ تم کو بلاتا ہے۔ اے قوم! تم نے اس کی ہر آواز کا جواب اثبات میں دیا۔ اور اس کے ہر حکم کو اطاعت کی نظر سے دیکھا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ اسلام کو آج دشمنوں سے بچانے کے لئے تمام دنیا میں احمدیت کے سچے اسلام کے مبلغ بھیجے ؎

پس اے زندہ قوم! اپنے امام کی آواز کو سن۔ اور لبیک کہو۔ دیکھ! اسلام کے ساتھ ہم زندہ ہیں۔ ورنہ یاد رکھ ہم نہ ہوں گے۔

دشمن آج تلا ہوا ہے۔ کہ اسلام کو تباہ کر دے۔ پس فضل عمر کے ماتحت تو وہ کام کر۔ جو کہ تیرا شیوہ ہے یعنی جب تجھ کو بلایا۔ تو نے لبیک کہا۔

پس اس وقت ایسے مبلغوں کو بھیجنا اسلام کو ہی زندہ کرنے کیلئے نہیں ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو زندہ کرنے کے لئے۔ اپنے مالوں کو نکال کر اس شخص کے حضور جس کو خدا نے چنا اور ہم سب کا امام بنا دیا۔ اور جو آج اسلام کا ناخدا ہے۔ رکھ دے۔ تاکہ وہ تمام ان حملوں کو جو اسلام پر ہو رہے ہیں۔ دفعہ کر سکے ؎

اے قوم! اے زندہ قوم!! میں بہت زور دار لفظوں میں تیرے پاس اپیل نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ زور سے پکارنا تو سوئے ہوؤں کے لئے ہوتا ہے۔ تجھ کو تو حضرت مسیح نے جگا دیا تھا۔ تو ہمیشہ تیار رہتی ہے۔

پس جو قوم ہلکی سی آواز کو بھی سنتی ہے۔ اس کو زور زور سے کہنا اس کی ہتک کرنا ہے۔

میں پھر یہ کہتا ہوں۔ کہ زندگی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر ہم اسلام کو زندہ رکھیں۔ اور حضرت فضل عمرؓ کے ان حکموں کو جو کہ آپ نے دیئے۔ نہ صرف قول سے بلکہ فعل سے کر دکھا دیں ؎ والسلام

(ابن یعقوب)

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے خاندان نبوت میں ہر طرح خدا کا فضل و کرم ہے۔

۲۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب جالندھر سے پانی پت تبدیل ہوئے۔

۳۔ مولانا میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی نے بڑی محنت سے قرآن مجید مع ترجمہ اور تفسیر چھپوا کر شائع کیا ہے۔ ان کی ہمت بحث قابل داد ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے بابرکت فرماوے مفصل اس پر پھر لکھوں گا

۴۔ قرآن مجید کا ترجمہ اور طبع کا کام جاری ہے۔ جو انجمن ترقی اسلام کی زیر نگرانی حضرت خلیفۃ ثانی کر رہی ہے۔

۵۔ میر قاسم علی صاحب کے اخبار کی ضمانت پانچسو روپیہ گئی الحمد للہ

اب **فاروق** جلد شائع ہوگا ؎

اے خدا میری اولاد مرجع شاہان ہو۔ ہمارا اس بات پر ایمان ہے جب کہ بات پوری ہوگی ادھر حضرت صاحب کو الہام ہوتا ہے۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ الفاظ پورے ہوں گے۔ اور ضرور ہوں گے۔ ہم کو ان سے خوشی ہوتی ہے۔ اور ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ کپڑے جو کہ جولاہوں یا انگریزوں کے بنے ہوئے ہیں۔ اور صرف کچھ مدت اس کے بدن سے لگنے سے ایسے پاک ہو گئے۔ کہ لوگ ان سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور بہت بہت روپیہ خرچ کر کے ان کو حاصل کریں گے۔ پس جب بادشاہ آویں گے۔ تو اپنے ساتھ خزانہ لاویں گے۔ بیشک یہ بڑی خوش کن خبر ہے۔ مگر ہمارے لئے اس میں ایک فکر کی بات بھی ہے۔ جس کا ہم کو ابھی سے تدارک کرنا چاہئے۔ آپ کہیں گے۔ کہ روپیہ آویگا۔ بادشاہ آویں گے اللہ تعالےٰ کے دین کو تقویت حاصل ہوگی۔ اس میں فکر کی کیا بات ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ اسوقت تمکو نیکوں کی توفیق کم ملے گی۔ جسقدر تمہارے آج مالوں کی ضرورت ہے اس وقت نہ ہوگی۔ پس آج اگر تم ایک مٹھی جو دوگے۔ تو اس کا اجر بڑا ہوگا۔ اور جسوقت اسلام کو تقویت حاصل ہوجاویگی اسوقت چنداں ضرورت نہوگی۔ پس ہم کو خیال کر لینا چاہئے کہ آج سے دس سال بعد بادشاہ برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ کچھ مشکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کام کو بڑی سرعت سے کر رہا ہے دنیا میں تغیر عظیم واقع ہو رہا ہے۔ پس تم سمجھ لو۔ کہ چند سال اور تکلیف کے ہیں۔ اور ان ہی دنوں میں ہم اسلام کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور ثواب لے سکتے ہیں۔ پھر اور لوگ آجاویں گے۔ اور پھر ان کا بھی پتہ نہیں کہ کب آجاویں۔ اس لئے نیکیوں میں بڑھو۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ کون ہے جو مجھ کو قرضہ حسنہ دیتا ہے پھر فرماتا ہے ہم کو تو تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر یہ محض اس لئے کہ ہم تم کو بڑھا کر دیں۔ پس آج اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ تاکہ تم کو زیادہ دیا جاوے

نوٹ:۔ چونکہ یہ ایک دردمند دل کی صدا تھی۔ اس لئے اکارت نہیں گئی یہ اور اس تقریب پر چندہ بھی ہوگیا۔ باہر کے احباب بھی اس میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔

(شیخ محمود احمد)

خطبۂ نکاح

۲۳۔ ماہ اگست پیر کا روز بھی احمدی تاریخ میں ایک قابل یاد دن ہے۔ جس میں بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی کے لڑکے عبدالقادر کا ۳۰۰ روپیہ مہر پر بلقیس بنت جعفر علی خان صاحب فیروز پور کے ساتھ عقد باندھا۔ اور ایک خاص خطبۂ نکاح پڑھا۔ خاص اس لئے کہ اس خطبہ میں احمدی قوم کی اصلاح کے لئے خاص درد تھا۔ اس میں قوم کو قوم بننے کی ہدایت تھی اس میں جھوٹی قومیت کو مٹا کر محض تقویٰ کو معیار عزت و عظمت بنانے کی نصیحت تھی۔ اور ہمارے تزدیک خاص اس لئے بھی تھا۔ کہ دولہا حضرت خلیفۃ ثانی کے ایک نہایت مخلص خادم کا لڑکا تھا۔ پھر خاص اس لئے تھا۔ کہ حضرت نے اس کے بار بار اعلان کی تاکید فرمائی۔ اور بہت دعا کی۔ غرض حضرت نے تاریخ مذکور کو جو خطبہ پڑھا۔ وہ خاص خطبہ تھا۔ اور جس شادی کی تقریب پر یہ خطبہ پڑھا گیا۔ وہ بھی خاص شادی تھی ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں خطبہ کا خلاصہ بھی ہدیہ ناظرین کریں گے۔

سیرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لائف (سوانحعمری) کا احساس اب قوم میں پیدا ہوگیا ہے۔ اور ہر طرف سے آوازیں آنے لگی ہیں۔ کہ لائف کی ضرورت ہے میں نے حضرت مسیح موعود کی لائف کا ایک سے زیادہ مرتبہ اعلان کیا اور باوجود اعلان کے لائف کا کوئی حصہ بظاہر پبلک میں نہیں آیا سچ ہے کہ مکتوبات احمدیہ بھی لائف ہی کا ایک جزو ہے۔ مگر اس پر لائف کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اس اثنا میں جیسے لوگوں کی عادت ہوتی ہے میرے اس کام یا بعض دوسرے کاموں پر ریمارک کیا گیا۔ کہ میں اعلان کرتا ہوں مگر کام نہیں کرتا۔ مجھے اس قسم کے ریمارکوں کا جواب دینا مقصود نہیں میں اپنے رنگ اور اصول پر کام کرتا رہتا ہوں۔ قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کے خیال کو ایک وقت شائع کرنے کا ارادہ کیا گیا۔ اور اس ضرورت کے احساس پر آخر میں نے اپنی ہمت کے موافق کم و بیش اس وقت تک ساڑھے بارہ کے قریب پارے شائع کر دیئے۔ اور اس تحریک نے اب مستقل طور پر ایک قرآن مجید چھپوا دیا۔ اور دوسرا ترقی اسلام کے ماتحت چھپ رہا ہے۔ اسی طرح پر لائف کا کام ہے۔ میں اس کے مواد جمع کرنے کی فکر میں ہوں۔ اور اس کام کی ترتیب اور اشاعت میں لگا رہا۔ جو کام قوم کے کرنے کے ہوں۔ جہاں مصنفین کے لئے بیٹھکر اور محض ایک ہی کام کرنے کی ضرورت ہو۔ وہاں وہ کام ایک شخص کو بیٹھ کر ہزار سوا ہزار روپیہ لکھ کر دینا پڑتا ہے۔ مجھے اسبات کے کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ میں اس کام کا اہل ہوں یا نہیں۔ میرا ذاتی اعتراف ہے کہ نہیں ہوں۔ مگر قوم کے اکثر و بیشتر حصہ کا حسن ظن ہے۔ کہ میں اس کا اہل ہوں۔

حضرت خلیفۃ ثانی نے مجھے اس کام کے کرنے کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔ اور میں نے یہ اقرار کیا تھا۔ کہ میں اس خدمت کو سرانجام دینے کیلئے بحمد اللہ تیار ہوں۔ میں نے کچھ عرصہ پیشتر ایک سرکلر لیٹر کے ذریعہ اس تعداد کو معلوم کرنا چاہا تھا۔ جو سبرت کے خریداران کی ہو سکتی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ قوم اسبات کی عادی ہو رہی ہے کہ کتاب طبع ہو اور اس کے پاس پہنچ جاوے۔ میں اب زیادہ عرصہ تک اس کام کو معرض التوا میں رکھنا نہیں چاہتا اور اس رمضان میں دعاؤں کے ساتھ اسے میں نے ترتیب دینا شروع کر دیا ہے اس کی ترتیب کی ایک ترکیب یہ بھی نکل آئی کہ انجمن ترقی اسلام کے ماتحت مبلغین کی جماعت کے سامنے حضرت مسیح موعود کے سوانح پر کچھ مضمون ہیں۔ جن میں سے ایک سوانح پر لیکچر ایک آپکے علم کلام پر میں نے پسند کیا۔ اس ترکیب سے اسی سلسلہ کی اشاعت کا انتظام کروں۔ لائف کے یکدم شائع کرنے پر بہت وقت محنت اور روپیہ کی ضرورت ہے اور اندیشہ ہے کہ اس لحاظ سے یہ کام بالکل معرض التوا ہی میں نہ رہے اس لئے میں نے پسند کیا ہے کہ حصص کی صورت میں اسے شائع کر دوں میں کسی سے پیشگی قیمت نہیں چاہتا۔ ہاں یہ چاہتا ہوں۔ کہ کم از کم پانچسو (۵۰۰) ایسے مخلص احباب ہوں۔ جو اس کی ہر جلد یا حصہ کی اشاعت پر فوراً اسے لیں میرے خریداران الحکم و تفسیر وغیرہ کے ساتھ قریباً بیس سال سے یہ دستور چلا آتا ہے کہ جو شخص جدید کتاب یا رسالہ نہ لینا چاہے۔ وہ اطلاع دیدیتا ہے اور باقی کے نام سے وی۔ پی کر دیا جاتا ہے۔ یہ طریق خریداران الحکم کے ساتھ تو جاری رہیگا دوسرے احباب کو درخواست کرنی ہوگی۔ پہلا حصہ اس سلسلہ میں انشاء اللہ العزیز بغیر کسی مزید توقف کے ۳۰۔ ستمبر ۱۹۱۵ء کو شائع ہو جاویگا۔ جو ۲۹×۲۲/۱۸ تقطیع کے ۲۰۴ پونڈ کے کاغذ پر شائع ہوگا۔ اور ہر جلد ۱۰۰ بڑے بڑے صفحوں سے کم پر شائع نہ ہوگی جسکی قیمت بمعہ محصول ڈاک ۱۲ ر ہوگی۔ صرف ایک سو جلدیں اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر طبع ہونگی۔ اور وہ مجلد ہونگی۔ اسکی قیمت عہ فی جلد ہوگی۔ جو صاحب اس کے خریدار ہوں وہ اپنا نام درج کرالیں میں صرف ان لوگوں کو مخاطب کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کے حالات پڑھنے کے عاشق زار ہیں۔ بعد کی دیرینہ آرزوئیں اسی رنگ میں پوری ہو سکتی ہیں سردست اس کتاب کی ایک ہزار جلد میں طبع ہونگی۔ قدردانی بتادیگی کہ وہ کسقدر چھپنی چاہئے اسکو اجزا کی صورت میں اسلئے بھی چھاپنا پسند کیا ہے کہ یورپ و امریکہ میں بھی جو بڑی بڑی کتابیں ہیں۔ وہ اجزا ہی کی صورت میں شائع ہوتی ہیں اگر احمدی قوم چاہتی ہے۔ کہ یہ لائف جلد شائع ہو تو اسکا فرض ہے کہ بیوی مددگار ہو۔ اگر ۵۰۰ احباب کے مستقل خریداری کا اعلان کرنے کے قابل کر دیا۔ تو یہ میں خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے اظہار کرتا ہوں۔ کہ ہر تین دن کے وقفہ سے انہیں ایک جلد مل سکتی ہے سوانحعمری کیسی ہوگی مجھے اسکے متعلق کچھ بھی نہیں کہنا چاہئے اس شخص کی سوانحعمری ہے جو کل نبیوں کا موعود ہے اور آخری زمانہ کا مامور ہے۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۵ء کا انتظار کرو خدا کے فضل سے اسی روز پہلی جلد شائع ہوگی۔ خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے

بچہ اگر تندرست نہو
تو اس کو فوراً اسکاٹس ایمیٹر
دینا چاہئے۔ اسکے دودھ میں
چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ
میں بڑا فرق ہو جاتا ہے
جو تندرستی کی یقینی علامت ہے
استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم
ہو جاتا ہے۔

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کمیٹیس لنڈن

صحت کے لئے دعا گو ہیں

ایک نعمت

دق۔ سوزش۔ حلق۔ دمہ کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کر دیتی ہیں۔ اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی غرغراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات کیلئے جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہو جانے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں۔ گویوں کے لئے بڑھاپے میں آواز برقرار رکھنے کیلئے بہت ضروری ہیں۔ منگا کر آزمائیں +

قیمت فی ڈبیہ ۵۰ گولیاں
(عصر) ایک روپیہ

پتہ:۔ ویدشاستری منی شنکر گووندجی آستنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی
جلدی بیماری کی دوا عرف

یہ تیل کئی ایک مفید دیسی اور ولایتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی دوائیاں ملا کر بنا ہے۔ اس سے ہر اقسام کے جلدی بیماری یعنے چمڑے کا مرض مثلاً خارش۔ کھجلی چھاجن اپرس وغیرہ ہوتے ہیں۔ براص سے خراب ہوئے چمڑے میں یہ اچھا فائدہ دکھلاتا ہے۔ چمڑے کی بیماری سے اکثر خون میں بھی نقص آجاتا ہے۔ اس حالت میں تیل لگانے سے پورا نفع نہیں ملتا۔ اسوجہ سے تیل لگانے کے ساتھ ہی خون صاف کرنے والی دوا ایڈوڈا نیٹڈ سالسہ بھی حسب ہدایت استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصول ڈاک ایک سے چار تک پانچ آنہ ۵ر۔ سالسہ قیمت عہ ر محصول ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی
گھیگھے کی دوا عرف

گھیگھا سخت اور بہت بڑا یا بہت دنوں کا ہو جانے سے آرام نہیں ہوتا مگر تھوڑے دن کا ورم رہتے ہی علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے گھیگھے کو آرام کرنے کا دعوے رکھتی ہے۔ دوا ایک ماہ تک کرنا چاہئے۔ اس میں صرف بھی بہت کم ہے۔ دوا ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی ملتی ہے۔ جو کہ ہفتہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔ قیمت کھانے کی دوا بارہ آنے ۱۲ر
لگانے کی دوا چار آنے ۴ر
محصول ڈاک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر

جب سے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت ناساز ہوئی ہے اور نیز اکثر احباب رخصت لیکر آئے ہین اعلے حضرت کا معمول سا ہوگیا ہے کہ قبل دوپہر تشریف لاکر مسجد مین بیٹھتے ہین اور مناسب موقع کلام فرماتے ہین - ۱۴ ستمبر کو شیخ نور احمد صاحب لنڈے چودھری نصر اللہ خانصاحب پلیڈر سیالکوٹ سے آئے ہوئے تھے اور بھی کئی احباب بیرونجات سے آئے ہوئے تھے شیخ نور احمد صاحب نے بنک کے سود کے متعلق تذکرہ کیا کہ بنک والے ضرور سود دیتے ہین پھر اسے کیا کیا جاوے ؟

اس پر فرمایا

ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالے نے یہی ہمارے دل مین ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعت دین کے کام مین خرچ کیا جاوے - یہہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کیواسطے اللہ تعالے کے قبضہ مین جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہین رہ سکتی ہے کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ تعالے کے واسطے - پس سود اپنے نفس کے لئے بیوی بچون احباب رشتہ داردن اور ہمسایون کے لئے بالکل حرام ہے لیکن اگر یہ روپیہ خالصتہً اشاعت دین کے لئے خرچ ہو تو ہرج نہین ہے خصوصًا ایسی حالت مین کہ اسلام بہت کمزور ہوگیا ہے اور پھر اسپر دوسری مصیبت یہہ ہے کہ لوگ زکوٰۃ بھی نہین دیتے -

مین دیکھتا ہون کہ اسوقت دو مصیبتین واقع ہورہی ہین اور دو حرمتین روادار کہی گئی ہین - اوّل یہہ کہ زکوٰۃ جسکے دینے کا حکم تہا وہ دیتے نہین اور سود جسکے لینے سے منع کیا تہا وہ لیتے ہین - یعنے جو خدا تعالیٰ کا حق تہا وہ تو دیا نہین اور جو اپنا حق نہ تہا اسے لیا گیا جب ایسی حالت ہورہی ہے اور اسلام خطرناک ضعف مین مبتلا ہے تو مین یہی فتویٰ دیتا ہون کہ ایسے سودون کی رقمین جو بنک سے ملتا ہے یکمشت اشاعت دین مین خرچ کرنی چاہین سینے جو فتوے دیا ہے وہ عام ہے ورنہ سود کا لینا اور دینا دونو حرام ہین مگر اس ضعف اسلام کے زمانہ مین جبکہ مالی ترقی کے ذریعہ پیدا نہین ہوئے اور مسلمان توجہ نہین کرتے ایسا روپیہ اسلام کے کام مین لگنا حرام نہین ہے -

قرآن شریف کے مفہوم کے موافق جو حرمت ہے وہ یہی ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے اگر خرچ ہو تو حرام ہے یہہ بھی یاد رکھو جیسے سود اپنے لئے درست نہین کسی اور کو اسکا دینا بھی درست نہین - ہان خدا تعالے کے قبضہ مین ایسے مال کا دینا درست ہے اور اسکا یہی طریق ہے کہ وہ صرف اشاعت اسلام مین خرچ ہو - اسکی ایسی مثال ہے جیسے جہاد ہورہا ہو اور گولی بارود کسی فاسق فاجر کے ہان ہو اسوقت محض اس خیال سے رک جانا کہ یہہ گولی بارود مال حرام ہے ٹھیک نہین بلکہ مناسب یہی ہوگا کہ اسکو خرچ کیا جاوے اسوقت تلوار کا جہاد تو باقی نہین رہا اور خدا تعالے نے اپنے فضل سے ہمین ایسی گورنمنٹ دی ہے جسنے ہر ایک قسم کی مذہبی آزادی عطا کی ہے - اب قلم کا جہاد باقی ہے اسلئے اشاعت دین مین ہم اسکو خرچ کر سکتے ہین -

---

مسلمانون کی عام حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

مسلمانون کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے ہر ایک قسم کی علمی اور عملی کمزوریان ان مین آگئی ہین - ہر قسم کے فسق و فجور مین مبتلا ہین جرایم پیشہ والے کثرت کے ساتھہ مسلمان ہین جیل خانون مین جاکر دیکھو جسقدر شدید اور سنگین جرائم ہین انکے تر بکہ مسلمان نظر آئین گے اب یہ کسقدر عار کی بات ہے -

---

زکوٰۃ کیا ہے ؟ یوخذ من الاغنیاء و یرد الی الفقراء - امرا سے لیکر فقرا کو دی جاتی ہے اس مین اعلے درجہ کی ہمدردی سکہائی گئی تہی - اسطرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبہل جاتے ہین - امرا پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کرین - اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بہی انسانی ہمدردی کا تقاضا تہا کہ غربا کی مدد کی جاوے - مگر اب مین دیکھتا ہون کہ ہمسایہ اگر فاقہ مرتا ہو تو پروا نہین اپنے عیش و آرام سے کام ہے - جو بات خدا تعالے نے میرے دل مین ڈالی ہے مین اسکے بیان کرنے سے نہین رک سکتا اگر کسی کا ہمسایہ فاقہ مین ہو تو اسکے لئے شرعًا حج جائز نہین مقدم ہمدردی اور اسکی خبرگیری ہے کیونکہ حج کے اعمال بعد مین آتے ہین مگر آجکل عبادات کی اصل غرض و مقصد کو ہرگز مدنظر نہین رکہا جاتا - بلکہ عبادات کو رسوم کے رنگ مین ادا کیا جاتا ہے - اور وہ نری رسمین ہی رہ گئی ہین یہی وجہ ہے کہ لوگون مین حاجیون کے متعلق بدظنیان پیدا ہوئی ہوئی ہین - کہتے ہین ایک اندہی عورت بیٹہی تہی کوئی شخص آیا اور اسکی چادر چہین کر لے گیا وہ عورت چلائی کہ بچہ ! حاجیا ! میری چادر دے جا - اس نے اسکو پوچہا کہ مائی تو یہ تو بتا کہ یہ کیونکر تجھے معلوم ہوا کہ مین حاجی ہون اسنے کہا تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایسے کام حاجی ہی کرتے ہین - پس اگر ایسی ہی حالت ہو تو پھر ایسے حج سے کیا فائدہ ؟

حج مین قبولیت ہو کیونکر ؟ جب کہ گردن پر بہت سے حقوق العباد ہوتے ہین - انکو ادا کرنا چاہیئے - اللہ تعالے فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا - فلاح نہین ہوتی جب تک نفس کو پاک نہ کرے اور نفس تب ہی پاک ہوتا ہے جب اللہ تعالے کے احکام کی عزت اور ادب کرے اور ان راہون سے بچے جو دوسری کے آزار اور دکہ کا موجب ہوتی ہین -

انسان مین ہمدردی اعلے درجہ کا جوہر ہے اللہ تعالے فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون - یعنے تم ہرگز ہرگز اس نیکی کو حاصل نہین کر سکتے - جب تک اپنی پیاری چیزون کو اللہ کی راہ مین خرچ نکرو -

یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کا نہین کہ مثلاً کسی ہندو کی گاؤ بیمار ہوجاوے اور وہ کہے کہ اچہا اسکو منس (راہ خدا پر دینا) دیتے ہین - بہت سے لوگ ایسے بہی ہوتے ہین کہ باسی اور سڑی بسی روٹیان جو کسی کام نہین آسکتی ہین فقیرون کو دیدیتے ہین اور سمجہتے ہین کہ ہم نے خیرات کردی ہے ایسی باتین اللہ تعالے کو منظور نہین اور نہ ایسی خیرات مقبول ہوسکتی ہے وہ تو صاف طور پر کہتا ہے -

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

حقیقت مین کوئی نیکی نیکی نہین ہوسکتی جب تک اپنے پیارے مال اللہ تعالے کی راہ مین اسکے دین کی اشاعت اور اسکی مخلوق کی ہمدردی کے لئے خرچ نکرو -

(اس موقع پر ایک بہائی نے عرض کی کہ حضور بعض فقیر بہی کہتے ہین کہ ہمین کوئی باسی روٹی دیدو پہٹا پرانا کپڑا دیدو وہ مانگتے ہی پرانا اور باسی ہین ؟)

فرمایا کیا تم نئی دیدوگے ؟ وہ کیا کرین جانتے ہین کہ کوئی نئی نہین دیگا اسلئے وہ ایسا سوال کرتے ہین - جہانتک ہوسکے مخلوق کے ساتھہ ہمدردی اور شفقت کرو - یاد رکھو شریعت کے دو ہی قسم کے حقوق ہین حقوق اللہ اور حقوق العباد - مگر مین جانتا ہون اگر کوئی بدقسمت ہو تو حقوق اللہ پر قایم ہونا سہل ہے اسلئے کہ وہ تم سے کہانے کو نہین مانگتا اور کسی قسم کی ضرورت اسے نہین وہ تو صرف یہی چاہتا ہے کہ تم اسے وحدہ لاشریک خدا سمجہو - اس کی صفات کاملہ پر ایمان لاؤ - اور اسکے رسولون پر ایمان لاکر انکی اتباع کرو - لیکن حقوق العباد مین اگر مشکلات پیدا ہوتی ہین جہان نفس دہوکہ دیتا ہے - ایک بہائی کا حق ہے اور اسکے دبا لینے کا فتویٰ دیتا ہے - متقدم ہوتے ہین تو چاہتا ہے کہ شریک کو ایک حبہ نہ ملے سب کچہہ مجہہ ہی کو مل جاوے - غرض حقوق العباد مین بہت مشکلات ہین اسلئے جہانتک ہوسکے اس کی بڑی رعایت اور حفاظت کرنی چاہیئے ایسا نہو کہ آدمی دوسری کے حقوق تلف کرنے والا ظہیرے اور یہہ سب کچہہ اللہ تعالے کے فضل اور توفیق سے ملتا ہے جسکے لئے دعا کی بڑی ضرورت ہے -

یہان تک آپ نے بیان فرمایا تہا کہ اور احباب تشریف لے آئے حضرت حکیم الامۃ بہی آگئے + اسلئے سلسلہ کلام بند کردیا - اور پہر آپ نے مکرر اسمسئلہ سود بنک کے متعلق فرمایا جو مین اوپر درج کر آیا ہون

زان بعد جاپان اور اشاعت اسلام کے مضمون پر سلسلہ کلام شروع ہوگیا جسکا مفہوم درج ذیل ہے -

ایڈیٹر

مجہے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیون کو اسلام کیطرف توجہ ہوئی ہے اسلئے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس مین اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کردی جاوے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو - جسطرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لیکر پاؤن تک کی تصویر کھینچدیتا ہے اسی طرح سے اس کتاب مین اسلام کی خوبیان دکہائی جاوین اسکی تعلیم کے سارے پہلوؤن پر بحث ہو اور اسکے ثمرات اور نتائج بہی دکہائے جاوین - اخلاقی حصہ الگ ہو اور ساتھہ ساتھہ دوسرے مذاہب کے ساتھہ اسکا مقابلہ کیا جاوے - فرمایا میرے نزدیک تو یہ ضرورت ایسی ضرورت ہے کہ جس شخص پر حج فرض ہے اسکو یہی چاہیئے کہ وہ اپنا روپیہ اس دینی جہاد مین صرف کردے - ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پانچون نمازین اکہٹی پڑہنی پڑی تہین - لیکن اب چونکہ تلوار کا جہاد نہین بلکہ صرف قلم کا جہاد رہ گیا ہے اس لئے اسی ذریعہ سے اس مین ہمکو وقت اور مال کو خرچ کرنا چاہیئے - خوب سمجہ لو کہ اب مذہبی لڑائیونکا زمانہ نہین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جو لڑائیان ہوئی تہین اسکی وجہ یہہ نہ تہی کہ وہ جبراً مسلمان بنانا چاہتے تہے بلکہ وہ لڑائیان بہی دفع کے طور پر تہین - جب مسلمانون کو سخت دکہ دیا گیا اور مکہ سے نکال دیا گیا اور بہت سے مسلمان شہید ہوچکے تب اللہ تعالے نے حکم دیا کہ اسی رنگ مین انکا مقابلہ کرو - پس وہ حفاظت خود اختیاری کے رنگ مین لڑائیان کرنی پڑین مگر اب وہ زمانہ نہین ہے ہر طرح سے امن اور آزادی ہے - ان دنون

پر جو حملے ہوتے ہین وہ قلم کے ذریعہ ہوتے ہین اسلئے ضروری ہے کہ قلم ہی کے ذریعہ انکا جواب دیا جاوے -

اللہ تعالے قرآن شریف مین ایک مقام پر فرماتا ہے کہ جس قسم کی طیاریان تمہارے مخالف کرتے ہین تم بھی ویسی ہی طیاریان کرو - اب کفار کی طیاریان جو اسلام کے خلاف ہو رہی ہین انکو دیکھو وہ کس قسم کی ہین ؟ یہہ نہین کہ وہ فوجین جمع کرتے ہون ؟ نہین بلکہ وہ تو طرح طرح کی کتابین اور سامے شائع کرتے ہین اسلئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی انکے جواب مین قلم اٹھائین اور رسالون اور کتابون کے ذریعہ انکے حملون کو رد کرین یہہ نہین ہو سکتا کہ بیماری کچھہ ہو اور علاج کچھہ اور کیا جاوے اگر ایسا ہو تو اس کا نتیجہ ہمیشہ غیر مفید اور برا ہوگا -

یقیناً یاد رکھو کہ اگر ہزارون ہزار جانین بھی ضائع کردی جائین اور اسلام کے خلاف کتابون کا ذخیرہ بدستور موجود ہو تو اس سے کچھہ بھی فائدہ نہین ہو سکتا اصل یہی بات ہے کہ ان کتابون کے اعتراضون کا جواب دیا جاوے - پس ضرورت اس امر کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن پاک کیا جاوے -

مخالفون کی طرف سے جو کارروائی ہو رہی ہے اسکا انسداد بجز قلم کے نہین ہو سکتا + یہ نری خام خیالی اور بیہودگی ہے جو مخالف تو اعتراض کرین اور اسکا جواب تلوار سے ہو - خدا تعالے نے کبھی اسکو پسند نہین کیا + یہی وجہ تھی جو مسیح موعود کے وقت مین اس قسم کے جہاد کو حرام کردیا -

اس ملک مین تو عیسائیون کی ایسی تحریرین شائع ہوتی ہی رہتی ہین اور سب سے بڑھکر یہہ فتنہ اسی ملک مین ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ دوسرے ملکون مین بھی اس قسم کی شرارتین ہو رہی ہین مصر اور بلاد شام بیروت وغیرہ مین بھی ایسی تحریرین شائع کی جاتی ہین یہانتک کہ لعنت تک کی کتابون مین شرارتین کی جاتی ہین -

اس مقام پر حضرت حکیم الامتہ نے عرض کیا کہ حضور ! فقہ اللغتہ ثعلبی کی ایک کتاب ہے اسے عیسائیون نے چھاپا ہے اس مین الحمد للہ والصلوٰۃ لآلہ لکھدیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ہی نکال دیا ہے یہانتک دشمنی مدنظر ہے -

---

پھر جاپان مین اشاعت اسلام کے سلسلہ پر فرمایا مین دوسری کتابون پر جو لوگ اسلام پر لکھکر پیش کرین بھروسہ نہین کرتا کیونکہ انمین خود غلطیان پڑی ہوئی ہین ان غلطیون کو ساتھہ رکھکر اسلام کے مسائل جاپان یا دوسری قومون کے سامنے پیش کرنا اسلام پر ہنسی کرانا ہے السلام وہی ہے جو ہم پیش کرتے ہین -

ہان اشاعت اسلام کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے اور اسپر اگر وہ روپیہ جو بنکون کے سود سے آتا ہے خرچ کیا جاوے تو جائز ہے کیونکہ وہ خالص خدا کے لئے ہے - خدا تعالے کے لئے وہ حرام نہین ہے جیسے مین نے ابھی کہا ہے کہ کسی جگہ کا سکہ و بارود ہو وہ جہاد مین خرچ کرنا جایز ہے یہہ ایسی باتین ہین کہ بلا تکلف سمجھہ مین آجاتی ہین - کیونکہ بالکل صاف ہین اللہ تعالے نے سور کو حرام کیا ہے لیکن باین فرماتا ہے فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ - جب اضطراری حالت مین محض اپنی جان بچانے کی خاطر سور کا کھانا جایز ہے تو کیا ایسی حالت مین کہ اسلام کی حالت بہت ضعیف ہوگئی ہے اور اس کی جان پر آبنی ہے اسکی جان بچانے کے لئے محض اعلائے کلمہ اسلام کے لئے سود کا روپیہ خرچ نہین ہو سکتا ؟ میرے نزدیک یقیناً خرچ ہو سکتا ہے اور خرچ کرنا چاہئے -

---

فرمایا - دنیا تو ایسی ہے کہ کار دنیا کسے تمام نکرد - اللہ تعالے کا یہ ایک سربستہ راز ہے جو کسی پر نہین کھلا کہ موت کس وقت آجاوے پھر جب موت آگئی تو سب مال و اسباب یہان کا یہان ہی رہ جاتا ہے اور بعض اوقات اسکے وارث وہ لوگ ہوتے ہین جنکو اگر مرنے والا زندہ ہوتا تو ایک حبہ بھی انکو دینا پسند نہین کرتا تھا -

پھر کیسی غلطی ہے کہ انسان اپنے مال کو ایسی جگہ خرچ نکرے جو اسکے لئے ہمیشہ کے واسطے راحت اور آسائش کا موجب ہو جاوے -

مین حیران ہوتا ہون جب یورپ کیطرف دیکھتا ہون کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنانے کے لئے انمین اسقدر جوش اور سرگرمی ہے اور ہم مین خدا تعالے کی عظمت اور جلال کے ظاہر کرنے کے لئے کچھہ بھی نہ ہو یہ کسقدر بدقسمتی ہے ؟

مسلمانون کو چاہئے کہ وہ محض اللہ تعالے کی رضا کو مقدم کرلین - اگر اسے خوش کرین تو سب کچھہ مل سکتا ہے مگر ان کی یہی تو بدقسمتی ہے کہ وہ اسکو ناراض کر رہے ہین مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے جب مین دیکھتا ہون کہ مسلمانون کو خدا نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا - مگر انہون نے اس کی قدر نہین کی خدا جانے یہ بے پروائی کیا نتیجہ پیدا کرے - دین کی کچھہ بھی پروا اور غیرت نہین باہم اگر جنگ و جدل ہے تو اس مین کچھہ نہ کچھہ عجب مقصود ہے - نہ کہ اللہ تعالے کا جلال اور اسکی عظمت لیکن جو شخص ہر امر مین اللہ تعالے کو مقدم کرے اور اس کے دین کی حمیت اور غیرت مین ایسا محو ہو کہ ہر کام مین اللہ تعالے کی عظمت اور جلال کا اظہار کرنا اسکا مقصود خاطر ہو ایسا شخص اللہ تعالے کے دفتر مین صدیق کہلاتا ہے -

ہم جس طریق پر اسلام کو پیش کر سکتے ہین دوسرا نہین کر سکتا مگر مشکلات یہہ ہین کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے لیکن اللہ تعالے کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہہ غربا کی جماعت ہے تاہم مین دیکھتا ہون کہ ان مین صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھکر حتی المقدور اسکے لئے خرچ کرنے سے فرق نہین کرتے - اللہ تعالے ہی کا فضل ساتھہ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم اس کے فضل کے امیدوار ہین -

جسطرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو تو انسان کو فکر ہوتا ہے کہ یہ طوفان تباہ کردیگا - اسیطرح پر اسلام پر طوفان آرہے ہین مخالف ہر وقت ان کوششون مین لگے ہوئے ہین کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن مین یقین رکھتا ہون کہ اللہ تعالے اسلام کو ان تمام حملون سے بچائیگا - اور وہ اس طوفان مین بھی اس کا بیڑا اسلامتی سے کنارہ پر پہونچادے گا - انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہین تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی کہ وہ راتون کو اٹھہ اٹھہ کر دعائین کرتے تھے - قوم تو صم بکم ہوتی ہے وہ ان کی باتین سنتی نہین بلکہ تنگ کرتی اور دکھہ دیتی ہے اسوقت راتون کی دعائین ہی کام کیا کرتی تھین اب بھی یہی صورت ہے باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت مین ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جاوے لیکن مین دیکھتا ہون کہ ہم سے جب اس کوشش مین لگے ہوئے ہین ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے - یہہ میری مخالفت نہین خدا تعالے سے جنگ ہے - مین تو یہانتک یقین رکھتا ہون کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان مین شائع ہو تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہونچین - لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے -

وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جسکا دل پاک ہو اور وہ اللہ تعالے کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہان ہو کیونکہ اللہ تعالے اسکو دوسرون پر مقدم کرلیتا ہے جو لوگ میری مخالفت کرتے ہین انکا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالے ہی کے سامنے ہے - وہ ہمارے اور ان کے دلون کو خوب جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے فساد اور نمائش کے لئے ہے اور کون ہے جو خدا تعالے ہی کے لئے اپنے دل مین سوز و گداز رکھتا ہو - یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہین کرتی جب تک دل پاک نہو جب دل مین پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اس مین ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہین اور وہ ترقی کرتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ بالکل اکیلے تھے اور اس بیکسی کی حالت مین دعوے کرتے ہین یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا کون اسوقت خیال کرسکتا تھا کہ یہ دعوے ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا - پھر ساتھہ ہی اسقدر مشکلات آپ کو پیش آئے کہ ہمین تو انکا ہزارون حصہ بھی نہین آئے -

وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا - تو گورنمنٹ کیطرف سے پورا امن اور آزادی ہے - اسوقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھہ بھی چاہتا دکھہ پہونچاتا ... مگر مکہ جیسی جگہ مین اور پھر عربون جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم مین آپ نے وہ ترقی کی جسکی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہین کرسکتی -

اس سے بڑھکر کیا ہو سکتا ہے کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقاید کے خلاف انہین سنایا کہ یہ لات اور عزیٰ جنکو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو یہہ سب پلید اور حطب جہنم ہین - اس سے بڑھکر اور کون سی بات عربون کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی تھی - لیکن انہین عربون مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشوونما پایا اور ترقی کی انہین مین سے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) جیسے بھی نکل آئے - اس سے ہمین امید ہوتی ہے کہ انہین مخالفون سے وہ لوگ بھی نکلین گے جو خدا تعالے کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہونگے اور یہہ جماعت جو اسوقت تک طیار ہوئی ہے آخر انہین مین سے آئی ہے -

کئی دفعہ میر صاحب (میر ناصر نواب صاحب مراد ہین ایڈیٹر) نے ذکر کیا کہ دلی سے کوئی امید نہین رکھنی چاہئے مگر میرے دل مین یہی آتا ہے - کہ یہ بات درست نہین دلی مین بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہونگے جو آخر اسطرف آئین گے اللہ تعالے نے جو ہمارا تعلق دلی سے کیا ہے یہہ بھی خالی از حکمت نہین - اللہ تعالے سے ہم کبھی ناامید نہین ہو سکتے - آخر خود میر صاحب بھی دلی ہی کے ہین - (منشی عبدالعزیز یا ابو محمد اسماعیل صاحب وغیرہ بھی دہلوی ہی ہین - حکیم الامتہ) غرض یہ کوئی ناامید کرنے والی بات نہین ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ مکہ والون نے کیسی مخالفت کی اور پھر اسی مکہ مین سے وہ لوگ نکلے جو دنیا کی اصلاح

کرنے والے ٹھہرے - کیا یہ سچ نہین ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) انہین مین سے تھے وہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) جنکی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر کی قدر و منزلت اللہ تعالےٰ کے نزدیک اسبات سے ہے جو اسکے دل مین ہے - پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہین مکہ والون مین سے تھے - حضرت عمرؓ بڑے بہاری مخالف تھے یہانتک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل مین بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے لیکن آخر خدا تعالےٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا کہ غیر قومین بھی ان کی تعریف کرتین اور ان کا نام عزت سے لیتے ہین -

غرض

ہمکو وہ مشکلات پیش نہین آئے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے باوجود اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت نہین ہوئے جبتک پورے کامیاب نہین ہو گئے اور آپ نے اذا جاء نصر اللہ والفتح و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھہ نہین لیا -

آج ہمارے مخالف بھی ہر طرحکی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہین مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اس مین کامیاب نہین ہو سکے اور انہون نے دیکھہ لیا ہے کہ جسقدر مخالفت اس سلسلہ کی انہون نے کی ہے اسی قدر ناکامی اور نامرادی انکے شامل حال رہی ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو بڑہایا ہے یہہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہین کہ یہہ شخص مر جاویگا اور جماعت متفرق ہو جاوے گی - یہہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہمو وغیرہ کیطرح ہے کہ جن مین کوئی کشش نہین ہے اسلئے اسکے ساتھہ ہی اسکا خاتمہ ہو جاویگا - مگر وہ نہین جانتے کہ خدا تعالےٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے کہ اس سلسلہ کو قایم کرے اور اسے ترقی دے - کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے - اسوقت انکے مخالف بھی یہی سمجھتے ہونگے کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے لیکن خدا نے ان کو کیسا نشو و نما دیا - اور پہلایا - انکو سوچنا چاہئے کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رک جاتا ہے تو کیا ایسے فرقون کی نظیر موجود نہین جو عالم پر محیط ہو جاتے ہین - اسلئے اللہ تعالےٰ کے ارادون پر نظر کر کے حکم کرنا چاہئے - جو لوگ رہ گئے اور ان کی ترقی رک گئی انکی نسبت ہم یہی کہین گے کہ وہ اس کی نظر مین مقبول نہ تھے وہ اس کی نہین بلکہ اپنی پرستش چاہتے تھے - مگر مین ایسے لوگون کو نظیر مین پیش کرتا ہون جو اپنے وجود سے جل جاوین اور اللہ تعالےٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہشمند ہون اسکی راہ مین ہر دکھہ اور موت کے اختیار کرنیکو

امادہ ہون پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہین تباہ کر دے ؟ کون ہے جو اپنے گھر کو خود تباہ کر دے ؟ انکا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اسلئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے اور اس کے نشو و نما کا باعث ٹھہرتا ہے -

ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا مین ہوئے ہین کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ انمین سے کون تباہ ہوا ؟ ایک بھی نہین اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مجموعی طور پر دیکھہ لو کیونکہ آپ جامع کمالات تھے - ساری قوم آپ کی دشمن ہو گئی اور اسنے قتل کے منصوبے کئے مگر آپ کی اللہ تعالےٰ نے وہ تائید کی جسکی نظیر دنیا مین نہین ملتی -

ایک دفعہ اوایل دعوت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری قوم کو بلایا یہہ ابوجہل وغیرہ سب امین شامل تھے - (یہان حضرت اقدسؑ نے وہ سارا واقعہ بیان فرمایا جسکو حالی نے نظم کیا ہے جسنے مناسب موقع کے لحاظ سے وہ شعر یہان درج کر دئے ہین ایڈیٹر)

اشعار

وہ فخر عرب یعنی محراب و منبر — تمام اہل مکہ کو ہمراہ لیکر
گیا ایک دن حسب فرمان داور — سوئے دشت اور چڑہہ کے کوہ صفا پر

یہہ فرمایا سب سے کہ اے آل غالب
سمجھتے ہو تم مجھکو صادق کہ کاذب

کہا سب نے قول آجتک کوئی تیرا — کبھی ہمنے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا
کہا گر سمجھتے ہو تم مجھکو ایسا — تو باور کرو گے اگر مین کہونگا

کہ فوج گران پشت کوہ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمہین گھات پاکر

کہا تیری ہر بات کا ہمنے یقین ہے — کہ بیشک ہے صادق ہی تو اور امین ہے
کہا گر میری بات یہ دلنشین ہے — تو سن لو خلاف ہمین اصلا نہین ہے

کہ سب قافلہ یہان سے ہے جانے والا
ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی — عرب کی زمین جسنے ساری ہلادی
نئی اک لگن دل مین سب کے لگادی — اک آواز مین سوتی بستی جگادی

پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اوٹھے دشت و جبل نام حق سے

اہل مجمع نے سمجھا تھا کہ یہہ مجمع بھی کسی دنیوی مشورہ کے لئے ہوگا لیکن جب ان کو اللہ تعالےٰ کے آنے والے عذاب سے ڈرایا گیا تو ابوجہل بول اوٹھا -

تبت لک سایر الیوم الھذا جمعتنا

غرض باوجود اسکے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ صادق اور امین سمجھتے تھے مگر اس موقع پر انہون نے خطرناک مخالفت کی اور ایک آگ مخالفت کی بھڑک اوٹھی - لیکن آخر آپ کامیاب ہو گئے اور آپ کے مخالف سب نیست و نابود ہو گئے -

فرمایا لوگ چاہتے ہین کہ ترقی ہو مگر وہ نہین جانتے کہ ترقی کسطرح ہوا کرتی ہے - دنیادارون نے تو یہی سمجھہ لیا ہے کہ یورپ کی تقلید سے ترقی ہوگی مگر مین کہتا ہون کہ ترقی ہمیشہ راستبازی سے ہوا کرتی ہے اسکے لئے اللہ تعالےٰ نے نمونہ رکھا ہوا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کا نمونہ دیکھو - ترقی اسیطرح ہوگی جیسے پہلے ہوئی تھی - اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ پہلے جو ترقی ہوئی وہ صلاح اور تقوےٰ اور راستبازی سے ہوئی تھی - وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے جویا ہوئے اور اس کے احکام کے تابع ہوئے - اب بھی جب ترقی ہوگی اسی طرح ہوگی -

سید احمد خان قومی قومی کہتے تھے مگر افسوس ہے کہ وہ ایک بیٹے کی بھی اصلاح نکر سکے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دعوی کرنا اور چیز ہے اور اس دعوی کی صداقت کو دکہانا اور بات اصل یہی ہے جو کچھہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین سکہایا ہے جبتک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہین ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہین کر سکتے - جسقدر وہ قرآن شریف سے دور جا رہے ہین اسیقدر وہ ترقی کے مدارج اور راہون سے دور جا رہے ہین -

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے

اللہ تعالےٰ نے تجارت زراعت اور ذرائع معاش سے جو حلال ہون منع نہین کیا مگر ہان اس کو مقصود بالذات قرار نہ دیا جاوے بلکہ اسکو بطور خادم دین رکھنا چاہئے - زکوٰۃ سے بھی یہی منشاء ہے کہ وہ مال خادم دین ہو -

خوب یاد رکھو کہ اصل طریق ترقی کا یہی ہے جبتک قوم اللہ تعالےٰ کے لئے قدم نہین اٹھاتی اور اپنے دلون کو پاک و صاف نہین کرتی کبھی ممکن نہین کہ یہ قوم ترقی کر سکے یہہ خیال محض غلط ہے کہ صرف انگریزی پڑہنے اور انگریزی لباس پہننے اور شراب پینے اور فسق و فجور مین مبتلا ہونیسے ترقی ہو سکتی ہے یہ تو ہلاک کرنے کی راہ ہے نوح علیہ السلام کے زمانہ مین جو قوم رہتی تھی کیا وہ معاش اور آسایش کے سامان نہ رکھتے تھے ؟ کیا وہ انگریزی ہی پڑہے ہوئے تھے ؟ اسی طرح لوط علیہ السلام کے زمانہ مین بھی معاش کے ذریعے تھے - اس طرح اس زمانہ مین بھی معاش کے بعض ذریعے ہین جنمین سے ایک یہہ زبان بھی ہے جو معاش کا ذریعہ سمجھی گئی ہے - لیکن وہ زبان جو خدا کی زبان ہے اسے اللہ تعالےٰ نے علم و معرفت کی کنجی بنایا ہے جب انسان تعصب سے پاک ہو کر تدبر سے قرآن شریف کو دیکھے گا اور اعراض صوری اور معنوی سے باز رہیگا بلکہ دعاؤن مین لگا رہیگا تب ترقی ہوگی -

یہہ لوگ جو قومی ترقی قومی ترقی کا شور مچا رہے ہین مین ان کی آوازون کو سن کر حیران ہوا کرتا ہون کہ شاید انکو مرنا ہی بھولا ہوا ہے اور ناپائدار زندگی کو انہون نے مقدم کر لیا ہے یہ چاہتے ہین کہ یورپ جیسی امیر کبیر بن جاوین - ہم منع نہین کرتے کہ حد مناسب تک کوئی کوشش نکرے مگر افراط تو مذموم امر ہے نہوس ان ترقی چاہنے والون کے نزدیک عملی طور پر ہر ایک بدی حلال ہے یہانتک کہ زنا بھی - جیسا کہ یورپ کا عملی طرز بتا رہا ہے - اگر یہی ترقی ہے تو پھر ہلاکت کیا ہوگی ؟ پس تم اپنی نیتون کو صاف کرو - اللہ تعالےٰ کو راضی کرو - دعاؤن مین لگے رہو - اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو پھر منع نہین ہے کہ خدا تعالےٰ نے جس قسم کی استعداد اور مناسبت معاش کے لئے دی ہے اس سے کام لو - زراعت ہو یا ملازمت یا تجارت کرو مگر یہہ نہین کہ اس کو مقصود بالذات سمجھہ کر دل اس سے لگا لو - بلکہ دل اس سے ہمیشہ اداس رکھو اور اسے ایک ابتلا سمجھو اور دعا کرتے رہو کہ خدا تعالےٰ وہ زمانہ لاوے کہ فراغت کا زمانہ یاد الٰہی کے لئے میسر آوے -

میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے جو اسپر مخالفت کرے اسکا اختیار ہے ہنسی کرے اختیار ہے مگر حق یہی ہے -

جو لوگ آزاد مشرب ہین وہ ایسی باتون پر سخت ہنسی کرتے ہین - اور کہتے ہین کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہین اور ہمین تیرہ سو برس پیچھے لے جاتے ہین - مگر جن مین تقوےٰ ہو - اور موت کو یاد رکھتے ہین وہ فیصلہ کر سکتے ہین کہ ان دونون مین سے حق پر کون ہے ؟

مین یہ بھی دیکھتا ہون کہ جب تک صحت ہے ہر وقت تک یہ لوگ ایسی باتین کرتے ہین لیکن جب ذرا مبتلا ہوتے ہین تو ہوش مین آجاتے ہین - نیچری مذہب کے لوگ اسیقدر مستحکم ہونگے جسقدر دنیوی آسایش و آرام میسر ہوگا - جسقدر مصائب ہونگے ڈہیلا ہوتا جاویگا - جو شخص دنیوی وجاہت اور عہدہ پاتا ہے اور قوم مین ایک عزت دیکھتا ہے وہ کیا سمجھہ سکتا ہے کہ دین کیا چیز ہے - ؟

جو گروہ نمازون مین تخفیف کرنی چاہتا ہے اور روزون کو اڑانا چاہتا ہے اور قرآن شریف کی ترمیم کرنے کا خواہشمند ہے اگر اسے ترقی ہو تو تم سمجھہ لو کہ انجام کیا ہو ؟

(اسکے ضمن مین آپ نے نواب محمد حیات خان مرحوم کا ذکر کیا کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح پر قبل از وقت مجھے اس کی بحالی کی اطلاع دی جسکی بینے اسکو بھی خبر دیدی تھی - لیکن جب بحال ہو گیا تو پھر وہ ساری باتین جو معطلی کے زمانہ مین نہین ہو سکتین -

حوادث روزگار کی خبرین

۸ ستمبر کی صبح اٹلی مین شمالی ہندوستان مین ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح سے بہت کچھ مشابہت رکھتی تھی کیونکہ اس تاریخ اٹلی مین سخت زلزلہ سے جان و جائداد کا بھاری نقصان ہوا۔ خاص کابیریا مین ۳۷ جانین مکانات گرنے سے دب کر ضائع ہوئین۔ سسکے اور دگرد کے قریبا بارہ دیہات کو نقصان پہنچا۔ اور پنیرو۔ مونتیمین اور مارٹی رینو قصبے بالکل تباہ ہو گئے۔ مارٹی رینو مین جانون کے نقصان کی تعداد دو ہزار ہے۔ مقام پارگلی کی تین سو اور چاپلو سے دو سو لاشین ملین۔ صدمہ سے سارا علاقہ ویرانہ معلوم ہوتا ہے۔ ملک کیجالت ایک وسیع قبرستان کے مشابہ بتائی گئی ہے۔ لاشین عفونت پھیلا رہی ہین۔ شوریدہ سر آبادی نے سامان اعانت کی ٹرین کو گھیر لیا۔ اور شور اعانت مچانا شروع کیا۔ میلون تک زمین مین شگاف ہو چکے ہین۔

ماہ روان کی پیشینگوئی :- ولایت کے ایک منجم نے ماہ ستمبر کے واسطے مندرجہ ذیل پیشین گوئیان کی ہین۔ دیکھئے ان مین سے کون کون درست ثابت ہوتی ہین۔ (۱) فرانس مین کسی بات پر سخت جھگڑا ہوگا۔ (۲) روس کی خواتین پر بہت ظلم ہوگا۔ (۳) ۲۴ اور ۲۶ ستمبر کو زلزلہ آئیگا۔ (۴) ٹرکی مین گڑبڑ مچیگا۔ (۵) جس شخص کی سالگرہ کا دن ۲۴ ستمبر ہوگا اس کے خاندان کو مصیبتون کا سامنا ہوگا (۶) جس عورت کی سالگرہ ۲۳ کو ہوگی وہ ضرور بدچلن ثابت ہوگی۔ (۷) نار روس کے خلاف شرمناک سازشین کی جائینگی جسکے کہ قتل کرنے کی کوشش کی جاوے گی۔ کیا واہیات تجویزین ہین +

زلزلہ زدگان اٹلی :- اٹلی کے زلزلہ زدہ علاقہ مین مصیبت زدون کے لئے جھونپڑیان بنائی جارہی ہین۔ اور دیگر امدادی کام بھی سرگرمی سے ہو رہے ہین۔

کوہی علاقہ کے دور دراز مقامات پر امداد کے پہنچانے اور مزدورون کی قلت سے سخت تکلیف پیش آرہی ہے۔

اٹلی مین ایک اور زلزلہ۔ گذشتہ ہفتہ اٹلی مین سخت زلزلہ آنے کی خبر ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے۔ ۱۴ ستمبر کو لندن سے خبر ملی کہ وہان ۱۲ بجے شام اور ۲ بجے ۱۴ کی صبح کو پھر زلزلہ آیا۔ جس سے بہت کچھ نقصان ہوا۔ وہ لوگ جو پہلے زلزلہ سے پریشان ہو رہے تھے گھبرا اٹھے ہین۔ سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے

ملکہ اٹلی نے ۲ ہزار پونڈ غربا اور مصیبت زدگان مین تقسیم کرنے کے لئے مرحمت کئے ہین۔ اسی طرح کنگ وکٹر ایمنوایل نے بھی ۴ ہزار پونڈ عنایت فرمائے۔

برہم پتر مین طوفان۔ امسال دریائے برہمپتر مین نہایت خوفناک طوفان آرہے ہین۔ بنگال کے مقامات میمن سنگھ۔ جمالپور وغیرہ بالخصوص اس طغیانی کے شکار ہوئے ہین۔ دھان وغیرہ کی فصل بالکل ڈوب گئی ہے جسکا سرسبز ہونا غیر ممکن ہوگیا ہے۔ غرباد مساکین لوگ سخت پریشان اور مایوسی کی حالت مین زندگی کے دن پورے کر رہے ہین۔ مکانون مین رہنے کا ٹھکانا نہین بیچارے ناؤ مین یا بانسون کے پاڑ باندھکر رہتے ہین۔ مال و اسباب کی فکر تو درکنار۔ جانون کے لالے پڑے ہین۔ جانورون کے لئے چارہ میسر نہین آتا۔ بعض غریب ایک وقت بمشکل کھانا پاتے ہین۔ اس دریا مین سینکڑون برسون سے اس قسم کے قیامت آمیز طوفان نہ آئے تھے۔ مگر اس سال گردش زمانہ نے یہ بھی رنگ دکھلا دیا۔ خدا جانے اہل ہند پر کیون اسقدر آفتین آرہی ہین کہ ایک پل چین سے نہین گذرتا کہین طاعون ہے کہین خشک سالی ہے کہین ہیضہ ہے۔ کہین زلزلہ ہے بہرحال ہر ایک صوبہ کسی نہ کسی مشکل مین پھنسا ہے

سری نگر کشمیر مین بارانی طوفان کی خبر صحیح ہے بارش لگاتار ۳۶ گھنٹہ تک اس زور سے ہوتی رہی کہ تمام جل تھل ایک ہو رہے تھے۔ یہان کی انگریزی بستی بالکل تہ آب ہے۔ امیر اکدل کے پل کے ارد گرد پانی ہی پانی پھیل رہا ہے۔ پوسٹ آفس ناؤ مین اور اکثر سیلانی لوگ بھی مکانات چھوڑ کر ڈونگون مین بود و باش رکھتے ہین ۱۹۰۲ء کا طوفان بہت سخت تھا۔ اس کی نسبت پانی کا چڑھاؤ صرف بقدر تین فٹ کے کم تھا۔ دریا اسوقت سمندر سے باتین کرتا ہے۔ سڑک کشمیر پر جابجا ٹیلے آپڑے اس باعث آمد و رفت بہت دقت طلب ہے۔ سری نگر سے لیکر ۹ میل تک تمام سڑک پانی مین ڈوبی پڑی ہے + اس طوفان کے کارن غریبون کے لئے مصیبت پر مصیبت ہے + خدا کی شان -!

جہلم۔ دریائے جہلم ۱۲ ستمبر کو سخت طغیانی پر تھا۔ لکڑی کے بہت سے گودام بہہ گئے۔ تیراکون نے ۲ رفی سلیپر اور ۴ رفی ٹھہا لیکر سینکڑون ٹھے اور سلیپر نکال لئے۔ کشمیر سے بھی سیلاب کی خبر آئی ہے۔ ۱۳ کو رات بھر ترشح ہوتا رہا۔ اور آسمان برابر غلیظ چھایا ہوا تھا۔

کوہ مری :- ۱۱ ستمبر کو ۸ بجے صبح سے بارش شروع ہوئی اور ۳۰ گھنٹے مین ۱۵ انچ پانی برسا۔ فوجی لوگ خیمون مین ہین۔ جنکے اندر بھی پانی بھرا ہوا ہے اسلئے میزون پر بستر لگا رکھے ہین۔ اگر بارش جلد نہ تھمی تو بخار تو بخار اور زکام کا چرچا ہو جائیگا۔

مزید زلزلے۔ کوستنزا (کلابریا) مین ۱۲ ستمبر کو ۸ بجے شب کے زلزلہ کے تین تازہ جھٹکے اور دو ۱۳ کی صبح کو محسوس ہوئے۔ جن سے مزید نقصان واقع ہوا۔ لوگون مین عام اضطراب پھیل رہا ہے۔

نقصان اور مصیبت۔ حال کے سیلاب سے بسبن ہنز ڈاریلوے (برہما) کو جو نقصان پہنچا تھا وہ اندازہ سے بہت زیادہ ہے۔ دو ماہ سے پیشتر آمد و رفت نہ ہو سکے گی۔ مزید بارش سے جو طغیانی ہوئی ہے اس سے رہی سہی فصلین بھی غارت ہو جائین گی۔ سیلاب زدہ رقبہ پر حکام نقصان کا اندازہ کر رہے ہین۔

سیلاب :- بہار کے سیلاب سے عام مصیبت طاری ہے سڑکین اور کھیت ایک مہینے سے تہ آب ہین ہزارون مکانات گر پڑے کاشتکارون کی حالت قابل رحم ہے۔

بارہ مولا۔ آتشزدگی سے تباہ ہوگیا۔ خواجہ صمد جو صاحب رئیس اعظم بارہ مولہ کے بہت سے مکانات جل گئے اور سب سے زیادہ خواجہ امیرہ جو صاحب تحصیلدار جاگیر راجہ امر سنگھ صاحب کا نقصان ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱ ہزار کے نوٹ اور ۲۵ ہزار کا کرایانہ اور ۱۰ ہزار کی مالیت کے مکان جل گئے۔ گویا خواجہ امیر جو صاحب کا ۵۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ یہان علاوہ مسلمانون کے ہندون کا بھی لکھو کہا تک نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے اور بالکل تباہ ہو گئے ہین کل مکانات (۱۶۰) جل گئے۔ علاوہ چھوٹے چھوٹے مکانون کے یہ آتشزدگی ایک قہر الٰہی کا نمونہ تھی بارہ مولہ کا وہ درمیانی حصہ جس سے بارہ مولہ کی رونق تھی ایک سنسان اور بھیانک سین دکھلا رہا ہے۔ وہ غریب لوگ جن کی استعداد بہت کم ہے میدان مین گریہ و زاری کر رہے ہین۔ امید کہ راجہ صاحب بہادر ان کے حال پر رحم فرما کر فوری امداد سے ان کی دستگیری فرمائین گے۔

اور رحم دل مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ کی خدمت مین مفصل حالات بیان فرما کر معقول امداد کا بندوبست فرمائین گے۔

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اس کا مال و اسباب محفوظ نہ رہے؟

حفاظت مال و اسباب کیلئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بھی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور خوبصورتی کیوجہ سے سر چڑھ بول رہے ہین لکڑی کے صندوقون کے مقابلہ مین یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پھلکے اور پھر زیادہ مضبوط اور پائدار۔ نہ دیمک کا خطرہ اور نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتھ اسباب بند کر کے لیجا سکتے ہین چونکہ یہ احمدی بھائی کا کارخانہ ہے اسلئے آپ امین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائین گے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکون کی تجارت کرتے ہین وہ ایکبار منگائینگے تو ان کے ساتھ خاص رعایت بھی کیجائیگی مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکھو ولیٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجاوے گی تمام درخواستین بنام مستری محمد الدین احمدی مالک کارخانہ

آخر ستمبر ۱۹۰۵ء تک نصف قیمت

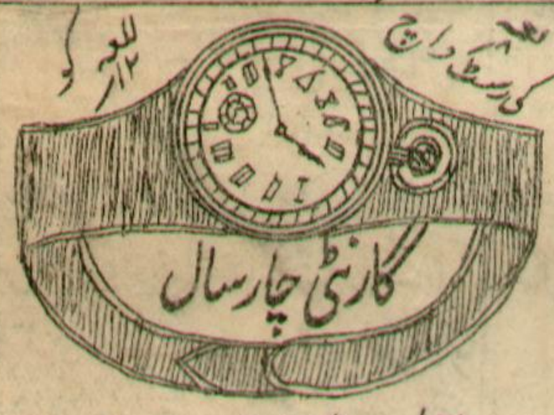

رسٹ واچ۔ یہ گھڑی کلائی پر باندھی جاتی ہے اسکا ڈائل خالص چینی کا ہے جیب مین بھی لگ سکتی ہے۔ دیکھنے مین ۲۵ روپیہ کی معلوم ہوتی ہے۔ ہزارہا فروخت ہو چکی ہین قیمت بمعہ تسمہ للیعہ ۱۲ علاوہ محصول۔

بال اطرانیکا پوڈر واقعی بے نظیر ہے اسکے استعمال سے بال اڑ جانے اور کسی قسم کی تکلیف نہین ہوتی قیمت فی بکس ۸ر علاوہ محصول۔

ترکی گوپیان۔ عنابی۔ سرخ۔ سیاہی مائل۔ ہر قسم کی موجود ہین۔ قیمت ۴ر علاوہ محصول۔ سر کا ناپ ضرور تحریر کرین۔

ملنے کا پتہ
منیجر دی حمیدیہ ٹریڈنگ کمپنی لاہور

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجربات سے فائدہ اُٹھاؤ

مینے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرکے ایک شفاخانہ کھولنا چاہا ہے جسمین اصول مہمت کی خلاف ورزی کیوجہ سے جو لوگ دُکھ اظہار ہے ہون اُنسے بقدر طاقت ہمدردی کرون مینے نہ نیپال کا سفر کیا ہے۔ نہ مجھے کسی سادہو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے۔ ہان مجھے ایک فخر حاصل ہی جو میری رائے مین بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ سالہا سال سے مین مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی کے مطب مین ان کے ماتحت اور نگرانی مین ہر قسم کے مریضون کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہون اور اب تک بھی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھہ بیرونی مریضون کی خط وکتابت اور اون کے لئے نسخہ جات تجویز کرنا بھی میرے ہی سپرد ہے پس جو لوگ حضرت حکیم الامتہ کے طریق علاج اور آپ کی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہین اور مین جانتا ہون پنجاب مین کوئی جگہ ہوگی جہان ایسے واقف کار موجود نہ ہون ان کے لئے اتنا کہدینا کافی ہے میرے تجربہ اور اس دعوی کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ اور اب جو مینے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اس مین بھی میرا یہی معمول ہوگا کہ امراض عامہ جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتے ہین کا علاج تو ان ہزارہا مرتبہ آزمودہ اور مجرب نسخون کے ذریعہ ہوگا جو مولوی صاحب کے **مطب** مین ہمیشہ مستعمل ہوتے ہین اور خاص اور قابل غور امراض مین مولوی صاحب ممدوح کے مشورہ سے یہ نسخہ جات تجویز ہوا کرین گے۔ اس بنا پر یہ شفاخانہ جس کا نام **شفاخانہ فضل رحمانی** رکھا گیا ہے مینے قادیان مین کھولدیا ہے اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک اور عظیم الشان کام بھی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامتہ کی طبی **تحقیقات** اور **مجربات** کو جو دیدک۔ یونانی طبی اکثری اور ہر قسم کے جدید تجربون پر مشتمل ہے۔ بذریعہ رسالجات یا کتب کے شائع کیا جاوے۔

Digitized by Khilafat Library

سرمہ زنگاری - حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہزارہا مریضون پر آزمایا ہوا آنکھون کے بہت سی بیماریون خصوصاً جالا۔ سوہند۔ سبل (یعنی آنکھون مین سرخ ڈورے پڑجانا) ڈھلکا آنکھون مین پانی زیادہ آنا۔ جرب جسمین پلکون کی سرخی نمودار ہو وغیرہ کیلئے مفید قیمت فی تولہ ۸ر

سرمہ نور العین - مولوی نورالدین صاحب کا مجرب اور آزمودہ ہر ایک قسم کی آنکھون کی بیماریون مین اکسیر ہے جسمین بڑا جزو ممیرا ہے قیمت فی تولہ ۴ر

سرمہ مہیم التشک فی ڈبیا ۸ر

سفوف جربان (مرد کو ہو یا عورت کو) چند روز کے استعمال سے مفید ثابت ہوگا قیمت فی تولہ ۸ر

حبوب باؤ گولا - یہ گولیان امراض سیڑیا (باؤ گولا) مین از بس مفید ہین۔ عورتین عموماً اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین اور بسبب جن بہوت کے آسیب کا وہم رکھنے کے بہت سا روپیہ خرچ کرڈالتے ہین اور اندر اندر گھل گھل کر مرجاتی ہین۔ ان گولیون کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت فی ڈبیا عمدہ قیمت سات خوراک کیلئے ایک روپیہ ۸ر

سفوف سوزاک - **گولیان** قیمت فی ڈبیا ۸ر **حبوب بواسیر** قیمت فی ڈبیا ۸ر **روغن شمیم** قیمت فی ڈبیا عمدہ **دوائی ناسور** قیمت فی ڈبیا کہانیکے لئے عمدہ **روغن دافع** مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی ہے اس سے سیکڑون عورتون کو فائدہ ہوتا ہے جن کے بچے جو عورتون کو ابتداء حمل سے شروع کرکے وضع حمل تک کھانی ہونگی کچھ خاص قسم کی ہری اجوائن سیاہ ہوگی جو عورت کو شروع حمل سے تا اختتام ایام اضاعت کھانی پڑے گی قیمت کل دوائی کی جو اس تمام عرصہ مین کھانی جاوے ۱۰ر

عرق عشبہ قیمت فی خیشی عمدہ **حب طحال** قیمت فی ڈبیا ۱۲ر **کہانسی کی گولیان** قیمت فی شیشی عمدہ **بال اڑانیکا پوڈر** فی ڈبیا ۴ر **حب ضیق النفس** **امراض گوش** قیمت فی شیشی ۸ر **مرض اٹھرا کی مجرب دوائی** - یہ دوائی حکیم خلق بچپن مین اس مرض سے تلف ہوجاتے ہین یہ مولوی صاحب کی مجرب چند ادویہ ہین کچھ تو گولیان ہونگی منجن - قیمت فی ڈبیا ۸ر **خارش** کی عجیب دوائی قیمت فی ڈبیا ۸ر

لاکھ شہادتوں کی ایک شہادت

مین تصدیق کرتا ہون کہ فضل الرحمن میری تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریون دنعت الدم اور دق مین اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا مین امید کرتا ہون کہ اگر وہ تقوے سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اسکے باعث بہت لوگون کو نفع پہنچیگا الٰہی میرا گمان سچ ہو۔ آمین۔ نورالدین

ہر مرض کے لئے دوائی بذریعہ وی پی پارسل بھیجی جاوے گی۔ جن امراض کی تشخیص بذریعہ خط وکتابت نہین ہوسکتی ان کا علاج بخیر مریض کے دیکھنے کے نہین کیا جاویگا۔ ہمارا کام صرف اشتہاری طبیب بننا نہین بلکہ مریض کو شفا ہونا اصل مقصود ہے۔ ہان اس مین ذاتی نفع بھی مقصود ہوگا مگر عام اشتہاری طبیبون کی طرح نہین۔

نوٹ۔ کسی خط کا جواب بدون جوابی کارڈ یا ٹکٹ کے نہین دیا جاوے گا۔ ایسے صاحب جواب نہ آنیکی شکایت نہ کرین

المشتہر
مفتی فضل الرحمان منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان

ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہین ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بھر مین ایک لاثانی کمپنی ہے مفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اس کا کل انتظام دیسیون کے ہاتھہ مین ہے (۲) اسکا سرمایہ دیسی کارخانون اور تجارت مین لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیون کے ہاتھون مین انتظام ہونیکی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیون کے مقابلہ مین بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کرچکے ہین ان کے پس ماندگان کو بلا حیل وحجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش حاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہین جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مدنظر رکھیگا تو وہ قایل ہوجائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی مین نہین کرانا چاہیے آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بن کر اپنے بال بچون اور دیگر عزیزون کے لئے ایک معقول رقم جمع کرجانیکا انتظام کرین ہماری کمپنی پراسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ ہی آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قائل کردیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھہ بھیجئے پراسپیکٹس مذکور آپ کی خدمت مین بذریعہ ڈاک پہونچ جائیگا۔

گیان چند منیجر و ایکچواری - یا درخواستین بنام لاجپت رائے ساہنی
سکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہیے

مرا برف بارید بر پر زاغ — نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑھاپا دنیاوی خوشیون کا خاتمہ ہے اور خاصکر جنکے اولاد نہ ہو ان کا بڑھاپا تو غضب ڈھاتا ہے آپ بھی اگر مایوسی کی حد تک پہنچ گئے ہین تو مفصلہ ذیل غور سے پڑھین۔ **شاہی خضاب** مثل تیل پھلیل کے لگایا جاتا ہے بالون کو دو منٹ مین سیاہ بھنور کردیتا ہے نہ جلد پر داغ دیتا ہے اور نہ بالون کو سخت کرتا ہے۔ قیمت عمدہ

روح افزا - نامردی سستی لاولدی ضعف باہ و دماغ۔ جریان درد کمر کے واسطے اکسیر ہین۔ پیر کو نوجوان اور نوجوان کو پہلوان بناتا ہے قیمت تین روپیہ فی شیشی۔ **روح النسا** - حیض بے قاعدہ کم یا زیادہ دیر یا جلد آنی تکلیف سے یا بالکل نہ آوے سفید پانی آوے لاولدی ہو یا ون پر سوزش ہو غرضیکہ عورتون کی سب بیماریون کے واسطے مجرب ہے فی شیشی قیمت تین روپیہ **فرانسیسی گلگونہ** - چہرہ سے چہریان جہائیان سیاہ داغ وکیل وغیرہ دور کرکے خوبصورت اور اجلا بنا دیتا ہے خوبصورتی کیواسطے لازمی ہے قیمت عمدہ **گولیان وروغن** - ان کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہین اگر کچھہ سفید ہوگئے ہون تو بھی سیاہ ہوجاتے ہین اور پھر ہمیشہ سیاہ رہتے ہین قیمت عمدہ **بال اڑانیکا تیل** - بلا کسی تکلیف اور خارش کے دو منٹ مین نازک سے نازک جگہ کے بال ہی دور ہون قیمت ۸ر فی شیشی - **سرمہ میمیا** - دیدہ عنبری لانی - پڑا ہوا پانی جانا - ابتدائی موتیا بند کے واسطے اکسیر ہے قیمت دو روپیہ فی تولہ **بلو اسیر** - خونی بادی بیجری یا آتشک سے ہو سے اگر ہونا تو بلا تکلیف گم قیمت دو روپیہ **سرمہ کیسا** ہی پرانا و سخت دمہ ہو خواہ پھیپھڑے خراب ہوگئے ہون شرطیہ فائدہ ہوتا ہے قیمت تین روپے۔ **دوائی آتشک بحر** - اکسیر قیمت تین روپیہ **دوائی سوزاک** بند قیمت تین روپیہ خط وکتابت کا پتہ ڈاکٹر کلیر سنگھ ایم اے بکرم ہسپتال فیروز پور شہر پنجاب

تندرستی کا بیمہ

یعنی ڈاکٹر کنہیا لال پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

جسکو کہ مشہور ڈاکٹر اور لندن رائل کمسٹری مدرسہ کے ممبر و کیمیکل اگزامینر ولیم کریمپر صاحب بہادر نے جانچ فرما کر سرٹیفکٹ عطا فرمایا ہے

فوائد نمک سلیمانی

یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیون کو دور کر کے اسکی قوت کا محافظ رہتا ہے اسوجہ سے حالت تندرستی مین اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اگر پورے پرہیز کے ساتھ روزانہ اس نمک سلیمانی کا استعمال کیا جاوے تو نیا اور صاف خون معمول سے زائد تندرست انسان کے بدن مین پیدا ہو سکتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری اور سستی رفع ہو کر چستی اور مردانگی پیدا ہو سکتی ہے اور انسان صحیح و تندرست رہ سکتا ہے - یہ نمک سلیمانی امراض ذیل مین جو کہ معدہ کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین مثلاً ہیضہ - تخمہ بدہضمی - نفخ - قراقر - کھٹی یا جلی ہوئی ڈکارون کا آنا - گلے کی سوزش - پیٹ کا درد - اسہال - پیچش ریاح کا درد - کمی اشتہا - بواسیر - قبض ان سب شکایتون مین مثل جادو کے اپنا اثر دکھلاتا ہے چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ اور دہانہ کی گرمی کا محافظ ہے اسوجہ سے بار بار پیشاب آنے کو بھی روکتا ہے - دمہ یا سانس کا پھولنا جو کہ بدہضمی غذا یا زیادتی بلغم سے ہوا اوس مین بھی یہ مفید ہے چونکہ یہ معدہ کے فضلات فاسد کو تحلیل کرتا ہے اسوجہ سے گٹھیہ کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے ہیضہ یا طاعون کے دنون مین اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہے -

ہزارون مین سے دو چار سرٹیفکٹون کا خلاصہ

جناب معلی القاب دبیر الدولہ ناظم یار جنگ اوستاد جہانمیرزا خانصاحب داغ دہلوی مقام حیدرآباد دکن سے تاریخ ۴ جون ۱۹۰۳ء کو تحریر فرماتے ہین کہ آپکا نمک سلیمانی استعمال کیا اور انہین اوصاف کیسا تھ موصوف پایا جیسا کہ اشتہار مین درج ہے اور جس شخص کو دیا گیا اسنے بھی تعریف کی

جناب صاحبزادہ محمد امین الرحمن خانصاحب نبیرہ عالیجناب نواب صاحب والی جھجر مرحوم ۹ ستمبر ۱۹۰۴ء کو مقام لدھانہ سے تحریر فرماتے ہین کہ واقعی آپکا نمک سلیمانی بدہضمی - کھٹی ڈکار - نفخ - درد ریحی - درد شکم کے واسطے نہایت مفید پایا - میرے چند دوست معدہ کی شکایت کے شاکی تھے میرے پاس آنے مین نے آپکا نمک سلیمانی انکو دیا خدا کے فضل سے اون لوگون کو آرام ہوا - درحقیقت آپکا نمک سلیمانی امراض معدہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - اور مین خود - درد ریاحی اور کھٹی ڈکارون کے مرض مین مبتلا تھا اس نمک سلیمانی سے

جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب استاد جناب نواب ولیعہد بہادر ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہین کہ میرا لڑکا پانچ برس سے بعارضہ دست اور پیچش مبتلا تھا اور ہر طرح کی دوا یونانی و ڈاکٹری کی گئی مگر فائدہ نہ ہوا آپکے نمک سلیمانی کا استعمال کرتا ہون جس سے اسکو فائدہ معلوم ہوتا ہے اور امید ہے کہ آپکے نمک سلیمانی سے مرض دیرینہ دفع ہو جائیگا براہ مہربانی دو شیشیان نمک سلیمانی کی اور بھیجدیجئے -

جناب بابو سالگ رام سنگھ صاحب مقام ٹوکیو ملک جاپان سے ۲۴ - اگست ۱۹۰۴ء کو تحریر فرماتے ہین کہ مین آپکا نہایت ممنون ہون کہ آپکے بنائے ہوئے نمک سلیمانی سے سمندر کے سفر مین جو کہ مجکو جاپان آتے وقت درپیش تھا - بہت مدد ملی - سمندری بیماری مثل قے - متلی و چکر وغیرہ مین اسکے استعمال سے فوراً فائدہ ہوتا تھا - آپکا نمک سلیمانی معدے کی شکایتون کے واسطے بھی نہایت ہی مجرب دوا ہے اور کھانے مین نہایت خوش ذائقہ ہے -

جناب بابو ٹھل رام صاحب زمیندار ڈیرہ اسمعیل خان ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی و سیاح یورپ و امریکہ وغیرہ ۲ - اکتوبر ۱۹۰۴ء کو تحریر فرماتے ہین کہ آپ کا نمک سلیمانی صرف معدہ ہی کیواسطے اکسیر نہین ہے بلکہ سمندر کی بیماریان مثل قے - چکر تے - بخار وغیرہ مین بھی اپنا اثر بہت اچھا دکھاتا ہے مین امید کرتا ہون کہ آپکا یہ نمک سلیمانی سمندر کے سفر کرنے والے لوگ اپنے ساتھ رکھکر ضرور فائدہ اٹھائینگے اور اسکے استعمال سے سمندر کی بیماریون سے محفوظ رہینگے -

کلکٹر و مجسٹریٹ بلیا جناب پنڈت رامشنکر صاحب مصر ایم اے تحریر فرماتے ہین کہ بابو گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی قوت بڑھانے کیواسطے بہت ہی مفید ہے -

جناب مولوی محبوب عالم صاحب مالک و ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اپنے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۸ جنوری ۱۹۰۴ء مین تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ثقل معدہ سوء ہضمی پر متعدد بار آزمایا گیا نہایت مفید پایا کھٹی اور جلی ہوئی ڈکارون کو روک دیتا ہے - مؤخر امراض معدہ کیلئے نہایت نافع چیز ہے جنلوگون کو کھانا نہ ہضم ہوتا ہو تو وہ کھانیکے بعد تھوڑا سا نمک سلیمانی کھالیا کرین

Digitized by Khilafat Library

مفت

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا ٹریڈ مارک نہ ہوگا تو وہ جعلی سمجھا جاویگا

۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت

مفت

نمونہ کی تعداد پانچ ہزار سے بڑھا کر پچاس ہزار پڑیہ کردی گئی ہے - رکا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ مین اس کے خریدار موجود ہین سیکڑون سارٹیفکٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹرون اور کمیشن ورمیشون اور عہدہ دارون کے موجود ہین جنکے شائع کرنیکے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے مفید ہونیکا اس سے زاید اور کیا ثبوت ہوگا کہ یکم دسمبر سے صرف ۳۱ - دسمبر تک تین ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگون نے منگائین اسپر تجربہ کے بعد ۷۵ فیصدی کی فرمائشات آچکی ہین - اور یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہین کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے آنکھہ کا کوئی مرض ایسا نہین جسپر دس بیس بار تجربہ نہوا ہو ہر مرض مین بیحد مفید ثابت ہوا ہے - ابتدائی نزول مین اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب قریب تمام اور اطباء اس امر پر متفق ہو گئے ہین کہ نزول ماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہین - جالا - پھولا - دھندر - غبار - سبل - پانی جانا - پڑ بال - خارش موتیابند ابتدائی - سرخی - ناخنہ - وغیرہ وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے جڑ سے کھوتا ہے بصارت بڑھاتا ہے عام طور پر اس کے استعمال سے عینک کی حاجت نہین رہتی اور حالت مرض لگاؤ توازالۂ مرض کے لئے اکثیر ہے ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زاید کو کافی ہے ہر حصہ ملک مین ایجنٹون کی ضرورت ہے - تاجر دوا فروشون اور ڈاکٹرون کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے ہر حصہ ملک مین ایجنٹون کیضرورت ہے - تاجر دوا فروشون اور ڈاکٹرون کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ کا آنا ضروری ہے فرمائشات ویلیو پے اپیل منگانے مین جانبین کا اطمینان ہوگا - محصول وغیرہ ذمہ خریدار بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فیتولہ عہ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸ر

کم خرچ بالانشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کیواسطے مشروع اور مختلف الوضع پختہ رنگ کیواسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی مین یہان کے چابکدست کاریگرون نے یہ کمال دکھایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہین اور پائداری مین تو ریشمی کی کوئی حقیقت نہین ہے ایک مرتبہ منگا کر ملاحظہ تو کیجئے -

ہم نے خاص طور پر سوئی - سگی اور کی تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو مستورات

قیمت فی تھان قسم اول - طول ۴ گز ۱۰ اگرہ عرض ۱۴ اگرہ عہ قیمت فی تھان قسم دوم - طول ۴ گز ۸ گرہ عرض ۱۴ اگرہ عہ

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہیے -

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

اس کارخانہ نے اشتہاری دھوکہ سے بچانیکی یہ تجویز نئی شرط کی ہے کہ ہر دوا کا نمونہ پوسٹ کارڈ آنے پر روانہ کیا جاوے

سرمہ سلیمانی - یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے صرف چند روز کے استعمال سے جالا - پھولا - دھند آشوب چشم - پڑ بال - آنکھون سے پانی بہنا - نزول الماء وغیرہ کو فوراً دفع کرتا ہے آزمایش ضرور کیجئے بعدہ طلب کرنا قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان - جس کے استعمال سے ڈاڑھ خواہ مسوڑہ ہے کا کیسا ہی بیتاب کردہ درد ہو یا دورہ ہو یا مسوڑہ ورم کر گیا ہو یا دانتون سے خون جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جملہ امراض دفعۃً ہو کر دانت مثل موتی کے نکل آتے ہین - قیمت فی بکس ۴ر

پوڈر بالصفا - یہ پوڈر دیگر پوڈرون کیطرح نہ تو جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلن کرتا ہے بلکہ جائے مستعمل نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ مین فارغ کر دینا اسکا کام ہے قیمت فی ڈبیا خورد ۸ر

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج مین قدیم ہے - بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہو گئے ہین بلحاظ قدامت اب اسی ترقی دی گئی ہے - اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے طیار کئے جاتے ہین اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے - شائقین بطور نمونہ ضرور طلب کرین -

راقم

محمد عبد اللہ سعد اللہ تاجران عطر قنوج

ایک نظر ادھر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنے سے روانہ ہوگی -

ناگر تیل - یہ تیل ہمارے کارخانہ سے ایجاد ہوا ہے بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے - نزلہ آنکھون - درد سر وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فہشتی ۸ر محصول ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

منیجر کارخانہ فرحت افزا رحیم قنوج

پتہ - نونہال سنگھ بھارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی - محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس - (انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالک کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا -)